http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۱ تا ۱۷ / رجب المرجب ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۲ تا ۲۸ / اکتوبر ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۲۲

ہم کہاں کھڑے ہیں؟

حسد ایک مہلک مرض

ختم نبوت اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

وزارت مذہبی امور کی خدمت میں!

نواز شریف...... عبرت کا نشان!

قیمت: ۵ روپے

کتا پالنا اور کتے والے گھر میں فرشتوں کا نہ آنا:

س:...... میں آپ سے کتا پالنے کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ اکثر کہا جاتا ہے کہ کتا رکھنا جائز نہیں ہے اس سے فرشتے گھر پر نہیں آتے۔ میں لوگوں کے اس نظریہ سے کچھ مطمئن نہیں ہوں آپ مجھے صحیح جواب دیں۔

ج:...... کتا پالنا "شوق" کی چیز تو ہے نہیں البتہ ضرورت کی چیز ہو سکتی ہے۔ چنانچہ شوق سے کتا پالنے کی تو ممانعت ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص مکان کی حفاظت کے لئے یا کھیت کی یا مویشی کی حفاظت کے لئے یا شکار کی ضرورت کے لئے کتا پالے تو اس کی اجازت ہے' اور یہ صحیح ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ حدیث شریف میں ایک واقعہ آتا ہے کہ:

"ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص وقت پر آنے کا وعدہ کیا تھا مگر وہ مقررہ وقت پر نہیں آئے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پریشانی ہوئی کہ جبرائیل امین تو وعدہ خلافی نہیں کر سکتے' ان کے نہ آنے کی کیا وجہ ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کا ایک بچہ بیٹھا تھا اس کو اٹھوایا گیا اس جگہ کو صاف کر کے وہاں چھڑکاؤ کیا گیا اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقررہ وقت پر نہ آنے کی شکایت کی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی چارپائی کے نیچے کتا بیٹھا تھا اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔" (مشکوٰۃ باب التصاویر ص ۳۸۵)

کیا کتا انسانی مٹی سے بنایا گیا ہے اور اس کا پالنا کیوں منع ہے:

س:...... میں نے آپ کے اس صفحے میں پڑھا تھا کہ چاہے کتنا ہی اہم معاملہ ہو اگر گھر میں کتا ہو گا تو رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے' لیکن یہ بتائیں کہ کیا کتے کی موجودگی میں گھر میں نماز ہو جائے گی اور قرآن کریم کی تلاوت جائز ہو گی۔ ہمارے گھر میں قریب سب ہی لوگ نمازی ہیں اور صبح صبح قرآن کی تلاوت بھی کی جاتی ہے' یہ چھوٹا سا کتا جو بے حد پیارا ہے اور نجاست نہیں کھاتا ہم مجبور ہو کر لاتے ہیں۔

برائے مہربانی یہ بھی بتائیں کہ آخر ہمارے دین میں کتے جیسے وفادار جانور کو "گھر سے کیوں نکالا گیا ہے؟" میں نے سنا ہے کہ کتا دراصل انسانی مٹی سے بنا ہے' جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی دھنی پر شیطان نے تھوکا تھا تو وہاں سے تمام مٹی نکال کر پھینک دی گئی اور پھر اسی سے بعد میں کتا بنایا گیا' شاید اسی وجہ سے یہ بیچارہ انسان کی طرف دوڑتا ہے پاؤں میں لوٹتا ہے اور انسان بھی اس سے محبت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ج:...... جہاں کتا ہو وہاں نماز اور تلاوت جائز ہے' یہ غلط ہے کہ کتا انسانی مٹی سے بنایا گیا' کتا وفادار تو ہے مگر اس میں بعض ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جو اس کی وفاداری پر پانی پھیر دیتی ہیں ایک تو یہ کہ یہ غیر کا تو وفادار ہے لیکن اپنی قوم کا وفادار نہیں۔ دوسرے اس کے منہ کا لعاب ناپاک ہے اور گندہ ہے اور وہ آدمی کے بدن یا کپڑے سے مس ہو جائے تو نماز غارت ہو جاتی ہے اور کتے کی عادت ہے کہ وہ آدمی کو منہ ضرور لگاتا ہے' اس لئے جس نے کتا پال رکھا ہو اس کے بدن اور کپڑوں کا پاک رہنا از بس مشکل ہے۔ تیسرے کتے کے لعاب میں ایک خاص قسم کا زہر ہے جس سے بچنا ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو جس میں کتا منہ ڈال دے سات مرتبہ دھونے اور ایک مرتبہ مٹی سے مانجنے کا حکم فرمایا ہے اور یہی وہ زہر ہے جو کتے کے کاٹنے سے آدمی کے بدن میں سرایت کر جاتا ہے' چوتھے کتے کے مزاج میں گندگی ہے جس کی علامت مردار خوری ہے اس لئے ایک مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ بغیر ضرورت کے کتا پالے۔ ہاں ضرورت اور مجبوری ہو تو اجازت ہے۔

ہر مسلمان پر زندگی میں سات میتوں کو نہلانا فرض نہیں:

س: عام طور پر یہ مشہور ہے کہ ہر مسلمان پر اپنی زندگی میں سات میت نہلانا فرض ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلے کی وضاحت فرما دیجئے کہ یہ بات کہاں تک درست ہے؟

ج: میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے' اگر کچھ لوگ اس کام کو کر لیں تو سب کی طرف سے یہ فرض ادا ہو جائے گا ہر مسلمان کے ذمہ فرض نہیں۔

غیر مسلم کی موت کی خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا:

س: جب ہم کسی مسلمان کی موت کی خبر سننے کے بعد انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں لیکن اگر کسی دوسرے مذہب یا کسی غیر مسلم کی موت کی خبر سنیں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اس وقت اپنی موت کو یاد کر کے یہ آیت پڑھ لی جائے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۱۱ تا ۱۷ / رجب المرجب ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۲ تا ۲۸ / اکتوبر | شمارہ ۲۲

سرپرست: حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

نور شریف..... عبرت کا نشان!	(اداریہ)	4
ہم کہاں کھڑے ہیں؟	(جناب محمد طاہر رزاق)	6
وزارت مذہبی امور کی خدمت میں	(ابو شفقت قریشی سامی)	7
اسلامی عدل	(حافظ محمد اکرم طوفانی)	8
ختم نبوت اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی	(مولانا محمد سرفراز خان صفدر)	9
علامہ اقبال اور مرزائی	(جناب قمر حجازی صاحب)	12
قادیانی اور حضور اکرم ﷺ کے نام کا استعمال	(حافظ محمد حنیف ندیم)	13
حسد..... ایک مہلک مرض	(جناب وصی اختر آسامی)	15
گناہوں کے نقصانات	(مولانا محمد عمر جانپوری)	18
موتی	(محمد سعید علوی)	22
اخبار ختم نبوت		23

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ، ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی ۵ (پاکستان) ارسال کریں

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

مولانا محمد حیاتؒ

مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، ۷۷۸۰۳۳۶ فیکس ۷۷۸۰۳۲۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان

فون ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

ناشر عزیز الرحمن جالندھری | طابع سید شاہد حسن | مطبع القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت، جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نواز شریف...... عبرت کا نشان!

بھاری اکثریت سے کامیاب ہونے والے نواز شریف جن کی زبان انتخابات سے پہلے اسلام اور شریعت کا نام لیتے ہوئے نہیں تھکتی تھی اور ملک کی فلاح اور ترقی کے لئے جن کی بقول ان کے نیندیں حرام تھیں' آخر کار منظر نامہ اقتدار سے رخصت ہوئے۔ جب لوگ بے نظیر بھٹو کے ظلم و ستم اور بے دینی سے پریشان ہو گئے تھے تو انہوں نے نواز شریف صاحب کو بھاری اکثریت سے کامیاب کرا لیا تھا۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ جس وقت نواز شریف کے حق میں خفیہ ہاتھوں نے' اور بقول مولانا فضل الرحمٰن فرشتوں نے کام دکھایا' یا جھرلو پھیر اگیا' تو خود نواز شریف حیرت سے ششدر رہ گئے اور ان کو یقین نہیں آتا تھا کہ وہ اتنی بھاری اکثریت سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ بہر حال کامیابی کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ نواز شریف اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے اور نفاذ شریعت کے لئے جدو جہد کرتے لیکن اپنی پہلی ہی تقریر میں انہوں نے جمعہ کی چھٹی پر شب خون مارا' سودی اسکیموں کے تحفظ کا اعلان کیا' ولیمہ ختم کیا۔ غرض کوئی ایک ایسی بات نہیں تھی جو انہوں نے اسلام سے متعلق کی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نواز شریف میں صدر امریکہ کی روح حلول کر گئی ہو۔ اس کے فوراً بعد انہوں نے آمریت کی طرف قدم اٹھانا شروع کر دیا' سپریم کورٹ سے بلاوجہ کی مخاصمت مول لی' ان کے دور اقتدار میں سپریم کورٹ پر حملہ ہوا' چیف جسٹس اور ان کی لڑائی سے استحکام پاکستان کو شدید نقصان پہنچا۔ انہوں نے صدر پاکستان ایک نیک بزرگ شخصیت کو بنایا' لیکن اس طرح کہ ان کی نیکی کو عار بنا دیا گیا' اور یہ عہدہ صدر فضل الٰہی کے عہدے سے بھی بدتر بنا دیا گیا۔ صدر پاکستان سے تمام اختیارات لے لئے گئے۔ علماء کرام سے کہا گیا کہ وہ اسلامی نظام کے سلسلے میں کچھ مسودہ بنا کر دیں' بے شمار علماء کرام نے اس حوالے سے مختلف مسودات بنا کر دیئے' لیکن ان کو متنازعہ بنا کر اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے آمر مطلق کے اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کی اور اپنے عہدہ کو امیر المومنین کے منصب سے منسوب کر کے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ جنرل کرامت سے لڑائی مول لے کر ان کو ریٹائر کر دیا اور جنرل پرویز مشرف کو ان کی جگہ چیف آف آرمی اسٹاف بنایا تاکہ فوج کے ذریعہ من مانی کریں۔ توہین رسالت کے قانون کو بدلنے کی کوشش کی۔ بعض لوگ تو اس سلسلہ میں یہاں تک کہتے ہیں کہ اندرون خانہ اسے تبدیل بھی کیا جا چکا ہے' اور طریقہ کار میں ایسی تبدیلی کی گئی ہے کہ اب اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی ہے۔ نواز شریف دور میں محکمہ ڈاک کے زیر اہتمام ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی یاد میں یادگاری ٹکٹ جاری ہوئے' پی آئی اے اور دیگر محکموں میں قادیانیوں کو اہم عہدوں پر فائز کیا گیا' اور ان کا عمل دخل مختلف سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں حد سے زیادہ بڑھ گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر چھاپہ مارا گیا اور مبلغین کو فجر کی نماز تک ادا نہ کرنے دی گئی' پہلے ربوہ کا نام 'نیو قادیان' رکھ دیا گیا اور بعد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے نواز شریف کے دور میں صفدر صاحب کے ذریعہ بڑی مشکل سے 'چناب نگر' کر دیا گیا۔ انہوں نے ایسے لوگوں کو اپنے ارد گرد رکھا جو اسلام' پاکستان اور افواج پاکستان کے دشمن تھے۔ انہوں نے علماء دیوبند کے خلاف بھرپور مہم چلائی' ملک کو سیکولر بنانے کی پوری کوشش کی' سود کے حوالے سے حکومتی اپیل ابھی تک سپریم کورٹ سے واپس نہیں لی گئی۔ موصوف پر گزشتہ چھ ماہ سے تو ایسی فرعونیت طاری ہو گئی تھی جس کا اظہار ان کی معزولی کے بعد ان کے والد نے ان الفاظ میں کیا کہ نواز شریف کو ان کی حکم عدولی کی سزا ملی۔ یہ تو نواز شریف کے لئے بہت ہی

معمولی جملہ ہے۔ مفتی نظام الدین شامزئی نے گزشتہ دنوں ایک موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ان کو ایسی سزا ملے گی کہ تاریخ یاد رکھے گی۔ چند ماہ پہلے افواج پاکستان نے مجاہدین کے ذریعہ کارگل محاذ پر جو تاریخی کارنامہ سرانجام دیا اور جس بہادری کا مظاہرہ کیا اس نے پوری دنیا میں پاکستانی افواج اور مجاہدین کا سر فخر سے بلند کر دیا تھا اور اس کے نتیجہ میں ۷ لاکھ بھارتی افواج محصور ہو گئی تھیں' اگر اگست تک یہ محاصرہ جاری رہتا' جس کے لئے مجاہدین تیار تھے' تو سقوط ڈھاکہ اور تقسیم پاکستان کے وقت مسلمانوں کے قتل عام کا بدلہ مکمل ہو جاتا اور ہندوؤں کی ایسی کمر ٹوٹتی کہ ایک ہزار سال تک وہ مسلمانوں سے لڑنے کے قابل نہیں رہتے' لیکن نواز شریف کی بے غیرتی ملاحظہ فرمایئے کہ فرمانے لگے کہ فوج اور مجاہدین نے یہ اقدام ان کی مرضی کے بغیر اٹھایا تھا' پھر اس بات کو لے کر ہندوستان نے پوری دنیا میں وہ واویلا مچایا کہ نواز شریف صدر کلنٹن کی منتیں کرنے لگے کہ ان کو ملاقات کا وقت دیا جائے اور خوشامد اور بے غیرتی کے ذریعہ وقت لے کر اعلان کر دیا کہ مجاہدین کارگل سے واپس آجائیں گے اور پھر تاریخ نے وہ المیہ دیکھا کہ فاتح فوج مغلوب ہو کر اپنا اسلحہ چھوڑ کر مورچے خالی کر رہی تھی اور حکمرانوں کو گالی دے رہی تھی اور دہشت گردی کے الزامات اپنے اوپر سے دھو رہی تھی اور نواز شریف اعلان کر رہے تھے کہ ہم نے بہادری کے ساتھ جنگ سے نجات حاصل کر لی۔ بقول مولانا فضل الرحمٰن' نواز شریف نے بے غیرتی کو بہادری سے تعبیر کر کے نیا فلسفہ ایجاد کیا ہے۔ اس کے بعد نواز شریف نے دینی مدارس کے خلاف ایسی مہم چلائی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دینی مدارس تعلیم گاہیں نہیں بلکہ دہشت گردی کے اڈے ہیں اور ہر عالم دین اور طالب علم قتل وغارت گری کا نشان ہے۔ علماً کرام نے وضاحتیں کیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی' ہر مدرسے والے خوفزدہ تھے کہ نجانے کہاں چھاپہ پڑ جائے۔ اللہ بھلا کرے مولانا فضل الرحمٰن کا کہ انہوں نے نواز شریف کو للکارا اور حکومت پیچھے ہٹی ورنہ مدارس کے خلاف سخت ایکشن لینے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ ابھی مدارس کے خلاف ایکشن شروع نہیں ہوا تھا کہ شہباز شریف اور نواز شریف نے طالبان کو دہشت گردی میں ملوث قرار دیا اور ان کے خلاف مہم چلا دی جبکہ اس سے قبل اطلاع تھی کہ اسامہ بن لادن کی گرفتاری اور افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے نواز شریف اور شہباز شریف نے پاکستان کی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے اور اس کے لئے بھاری رقم شہباز شریف کے اکاؤنٹ میں منتقل ہو چکی ہے۔ نواز حکومت کے آخری پانچ ماہ میں بالکل ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دینی مدارس' دینی تنظیمیں' جہادی قوتیں' طالبان اور تمام اسلامی تحریکات کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اور بہت ہی خطرناک صورتحال تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی تدبیر کا کسی کو پتہ نہیں ہوتا۔ واللہ غالب علیٰ امرہ۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر غالب ہے۔ نواز شریف نے آخری احمقانہ اقدام کے طور پر افواج پاکستان کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیا اور آرمی چیف کو برطرف کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے نتیجہ کے طور پر انہیں خود معزول ہونا پڑا اور فوج نے استحکام پاکستان کے سلسلہ میں اپنا کردار ادا کیا۔ افواج پاکستان اس پر خراج تحسین کی مستحق ہیں' اب پاکستانی افواج نے عارضی طور پر نظم ونسق سنبھالا ہے' ہم افواج پاکستان سے اپیل کریں گے کہ وہ پاکستان اور افواج پاکستان کو مضبوط کرنے کے لئے ایسے مثبت اقدامات کریں جس کی وجہ سے تمام بددیانت سیاست دانوں اور ملک دشمنوں سے قوم کو ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے' پاکستان کو سیکولر بنانے کی سازش ناکام ہو' دینی مدارس' جہادی قوتوں اور اسلامی تحریکات کے خلاف مہم ختم ہو' ملک میں اسلامی نظام نافذ ہو' قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے' قادیانیوں کی شرانگیزیوں اور اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے' ڈش انٹینا کے ذریعہ جاری ان کی نشریاتی تبلیغ کو روکا جائے' کلیدی عہدوں سے ان کو ہٹایا جائے' سودی نظام ختم کیا جائے' شریعت کو اس کی اصل روح کے مطابق علماً کرام کے مشورے سے مکمل طور پر نافذ کیا جائے' طالبان کی بھرپور حمایت کی جائے اور بھارت اور امریکہ کی بالادستی سے پاکستان کو بچایا جائے۔ امید ہے کہ فوجی حکمران صدر پاکستان سے مل کر ان گزارشات پر غور کریں گے اور ملک کی اسلامی حیثیت بحال کریں گے۔'' نیز کارگل کے محاذ پر دوبارہ کشمیر کی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کریں گے۔ اہل علم طبقہ ملکی استحکام کے لئے افواج پاکستان سمیت ہر مثبت قوت کی مکمل حمایت کرتے ہوئے یقین دلاتا ہے کہ علماً کرام اسلام اور پاکستان کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔

ہم کہاں کھڑے ہیں؟

جناب محمد طاہر رزاق

مؤرخ کا قلم تاریخ لکھ رہا ہے......

بوڑھا آسمان اپنی تجربہ کار آنکھوں سے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا ہے......

زمین گوش بر آواز ہے......

فرشتے جنت کے دریچوں سے...... گواہی دینے کے لئے...... یہ سارے مناظر اپنے ذہن کی لائبریری میں محفوظ کر رہے ہیں......

دنیا کے میدان میں دو گروہوں میں ایک تاریخی معرکہ لڑا جا رہا ہے......

ایک گروہ سانپ سے زیادہ زہریلی زبانیں نکالے...... منہ سے کفر کے شعلے اگلتا...... ہذیان بکتا...... تاج و تخت ختم نبوت پر حملہ آور ہے......

یہ قادیانیوں کا گروہ ہے......

یہ لوگ مرزا قادیانی کے امتی ہیں......

دوسرا گروہ اپنی جانیں ہتھیلی پہ رکھے...... ان کا راستہ روکے کھڑا ہے......

ان سے پنجہ آزمائی کر رہا ہے......

ان سے برسر پیکار ہے......

ان سے گتھم گتھا ہے......

یہ گروہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کا گروہ ہے......

یہ لوگ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں......

لیکن دنیا کے میدان میں لڑے جانے والے اس معرکہ کو دیکھنے والے کروڑوں تماشائی بھی ہیں......

یہ تماشائی کون ہیں؟

یہ کس کے امتی ہیں؟

یہ کس کا کلمہ پڑھتے ہیں؟

کل قیامت کے دن یہ لوگ کس کے ساتھ اٹھائے جائیں گے؟

کل یہ کس سے شفاعت کا سوال کریں گے؟

کل یہ کس سے جام کوثر مانگیں گے؟

کل یہ لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جام کوثر مانگیں گے...... شفاعت کا سوال کریں گے...... تو؟

اگر وہاں پر ساقی کوثر شافع محشر ﷺ نے ان سے کہہ دیا...... کل جب دنیا میں میرے تاج و تخت ختم نبوت پر حملہ ہوا تھا...... تو تم فقط تماشائی تھے......

اگر تمہارے ساتھ میرا تعلق ہوتا تو تم میرے جاں نثاروں کے ساتھ ہوتے...... میرے تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت کرتے...... لیکن تم تو صرف تماشائی تھے......

جاؤ اب جا کے جہنم میں تماشائی بن جاؤ......

ہائے لوگو! اس وقت کیا حال ہوگا۔

اس وقت کتنی قیامتیں ٹوٹ پڑیں گی۔

اس وقت کتنے آسمان سروں پر گریں گے۔

لوگو! آؤ جلدی سے خود کو پرکھیں......

کہیں میں تماشائی تو نہیں؟

کہیں آپ تماشائی تو نہیں؟

لوگو! موت خاموش قدموں کے ساتھ...... ہاتھوں میں تلوار لئے...... برق رفتاری سے ہماری جانب لپکی آرہی ہے وہ عنقریب اپنی تلوار سے ہماری رگ حیات کاٹ دے گی۔ اور اگلے لمحے ہم جواب دینے کے لئے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے......

آؤ اس سے پہلے کہ موت ہماری حیات کو ذبح کر دے...... ہم قادیانیوں کے خلاف جہاد کر کے اپنا نام عاشقان رسول ﷺ کی فہرست میں درج کرالیں۔

خدا کرے اس فہرست میں آپ کا بھی نام درج ہو جائے......

میرا نام بھی درج ہو جائے......

جلدی کیجئے...... بہت جلدی کیجئے!!

مؤرخ کا قلم لکھ رہا ہے......

فرشتے...... جنت کے دریچوں سے...... گواہی دینے کے لئے...... یہ سارے مناظر اپنے ذہن کی لائبریری میں محفوظ کر رہے ہیں......!!

موت کی بے آواز تلوار کی نوک زندگی کی شہ رگ کے بہت قریب پہنچ چکی ہے......!!

وزارتِ مذہبی اُمور کی خدمت میں!

بابو شفقت قریشی سہام

ہر سال حج پالیسی کے اعلان کے وقت سب سے اہم مسئلہ حجاج کی کل تعداد کا تعین ہوتا ہے اور کل تعداد مقرر کرتے وقت دو اہم پہلوؤں پر نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ سعودی سفارت خانہ کل کتنے ویزے جاری کرے گا اور دوسرا یہ کہ کتنی تعداد کے لئے زرمبادلہ قومی خزانے سے جاری کیا جاسکتا ہے اور باہر سے زرمبادلہ منگوا کر حج کرنے والوں کی تعداد کتنی ہونی چاہئے وغیرہ نہایت اہم اور توجہ طلب امور ہوتے ہیں۔ تعداد کا تعین کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ مملکت پاکستان عالم اسلام کے لئے ہر میدان میں نمونے کی حیثیت رکھتی ہے' اس لئے بھی وزارت مذہبی امور تعداد زیادہ سے زیادہ مقرر کرنے کے حق میں ہوتی ہے۔ تقریباً تین سال پیشتر نگران وزیر مذہبی امور ملک فرید اللہ کی کاوشوں سے آبادی کے تناسب سے سعودی حکومت نے کل ایک لاکھ پچیس ہزار حج ویزے جاری کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی اور اس وقت سے آج تک اتنی تعداد میں پاکستانی عازمین حج فریضہ حج کے لئے ارض مقدس جاسکتے ہیں۔ ہر سال ایسے عازمین کی تعداد خاصی ہوتی ہے جو پہلے بھی حج کر چکے ہوتے ہیں' ان میں سے بعض بطور محرم اور بعض حج بدل کے خواہشمند ہوتے ہیں یعنی کسی دوسرے کا حج وہ کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ خواتین کے ساتھ محرم یا خاوند کا ہمسفر ہونا ایک شرعی ضرورت ہے' اس لئے محرم کو دوبارہ درخواست دینے کی اجازت مل جاتی ہے جو کل تعداد میں شامل کی جاتی ہے' جبکہ حج بدل کے لئے محدود کوٹہ ہوتا ہے جو علیحدہ رکھا جاتا ہے۔ ایک حج بدل دوسروں کے مال سے کرتا ہوتا ہے اور ایک اپنے مال سے کرکے دوسروں کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے جس کی شرعاً اجازت بھی ہے۔ گروپ لیڈر کے طور پر ذمہ داریاں سنبھالنے والوں کو بھی دوبارہ درخواست دینے کی اجازت مل جاتی ہے' بعض اہل ثروت فرض حج کرنے کے بعد جب بار بار حج کرنا چاہتے ہیں تو ان کو جواب ملتا ہے کہ حج زندگی میں ایک ہی فرض ہوتا ہے یعنی بار بار جانے کی اجازت نہیں مل سکتی۔ زرمبادلہ کا بوجھ نہ اٹھا سکنا ایک ملکی مجبوری ہے لیکن یہ سمجھنا ایک سے زیادہ بار حج کرنے پر کوئی شرعاً پابندی ہے تو یہ درست نہیں ہے۔ ابن مسعود و جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جس کا مفہوم کہ:

"پے درپے حج و عمرہ کرو کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسا کہ آگ کی بھٹی لوہا' سونا اور چاندی کے میل کو دور کرتی ہے۔" (عمدۃ الفقہ ص ۲۱)

روایت ہے جس کا مفہوم:

"ایک سے زیادہ مرتبہ حج کرنا مستحب ہے۔" (عمدۃ الفقہ ص ۱۵)

"امام ابو حنیفہؒ نے ۵۵ حج کئے۔" (جمع الفوائد)

مذکورہ حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ "مالداروں کو حج نفل کثرت سے کرنا چاہئے۔" (معلم الحجاج ص: ۲۳)

قطع نظر حکومتی مجبوری کے ایک سے زیادہ بار نفلی حج کرنا شرعاً جائز اور پسندیدہ عمل ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ حکومت جان بوجھ کر بار بار حج کے لئے اجازت نہیں دیتی تو یہ کہنا اس لئے درست نہیں ہے کیونکہ اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایسے عازمین حج کے لئے گنجائش پیدا کی جائے جو پہلی مرتبہ فریضہ حج ادا کرنا چاہتے ہوں۔ عموماً ہر سال درخواستوں کی تعداد مقررہ ہدف سے بڑھ جاتی ہے' اس لئے فیصلہ بذریعہ قرعہ اندازی کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے' اس طریقہ کار میں خرابی یہ ہے کہ کمپیوٹر صرف اتنی تعداد میں انتخاب کرتا ہے جتنی اپنی حکومت مقرر کرتی ہے حالانکہ قرعہ اندازی کی ضرورت اس وقت پڑنی چاہئے جب تعداد سوا لاکھ ویزوں سے بڑھ جائے دوسرا اصلاح طلب پہلو یہ بھی ہے کہ قرعہ اندازی سے کثیر تعداد میں ایسے عازمین حج بھی ناکام ہو جاتے ہیں جو پہلی مرتبہ فریضہ حج ادا کرنا چاہتے ہیں

اسلامی عدل

جب تم سے شہادت لی جائے تو عدل وانصاف کو سامنے رکھو خواہ معاملہ تمہارے اعزاؤ اقرباباپ بھائی بہنوں کا ہی کیوں نہ ہو اور تمہارے عدل سے ان کو نقصان ہی کیوں نہ پہنچتا ہو' اللہ خود ان کی حفاظت کرے گا' تمہیں اس کی کوئی پروا نہیں کرنی چاہئے۔

حافظ محمد اکرم طوفانی

کسی قوم کی عظمت اور سربلندی کا اندازہ لگانے کا شاندار معیار یہ ہے کہ اس قوم کی روایات میں عدل وانصاف کی کارفرمائی کس حد تک رہتی ہے اس نے محکوموں کے معاملے میں انصاف کا پلہ ہلکا تو نہیں کر دیا' دوست دشمن کے ساتھ اس کا سلوک کیسا رہا ہے' ہم بلا خوف وتردد کہہ سکتے ہیں کہ عدل وانصاف کے تقاضوں کے مطابق پوری دنیائے انسانیت میں اگر کوئی قوم اس معیار پر اتر سکتی ہے تو وہ مسلمان ہیں اور جس مذہب نے اس کی بہتر سے بہتر طریقہ پر تعلیم دی ہے وہ اسلام اور صرف اسلام ہے' اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے اپنے نظام عدل میں شاہ وگدا' امیر وغریب' یگانہ وبیگانہ کی کوئی تمیز روانہ رکھی۔ اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے پیروکاروں نے ہر زمانہ اور ہر حالت میں نظام عدل کو قائم رکھا اور اس کے فرمانروا دوسری اقوام کے عادل ترین فرمانرواؤں سے بہتر ثابت ہوئے۔

بھلا یہ مثالیں کسی اور قوم میں مل سکتی ہیں کہ اس کا فرمانروا تو اونٹ کی مہار پکڑے چل رہا ہو اور غلام اونٹ پر سوار ہو؟ اور خصوصاً اس وقت اور جگہ جہاں جاہ وجلال اور نمائش کا موقعہ ہو۔ یہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے' اسی طرح جنگ بدر میں مسلمانوں کی عسرت کی وجہ سے سواریوں کی بڑی قلت تھی' تین تین آدمیوں کے پاس ایک ایک اونٹ تھا دو آدمی اونٹ پر سوار ہوتے اور ایک پیدل چلتا تھا۔ دوسری منزل میں پھر دو سوار ہو جاتے اور ایک پیدل چلتا تھا۔ عدل ومساوات کا یہ کتنا عظیم الشان اور شاندار مظاہرہ تھا کہ خود سردار دوجہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی باری پر پیدل چلتے رہے اور اس کی گواہی غیر مسلم مورخین بھی دیتے ہیں حالانکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ مسلمانوں کے نزدیک خصوصاً اس دور کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک اتنا تھا کہ جس کا تصور بھی کرنا محال ہے۔

قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ عدل کو کسی بھی حالت میں اپنے ہاتھ سے نہ جانے دو اور جب تم سے شہادت لی جائے تو عدل وانصاف کو سامنے رکھو خواہ معاملہ تمہارے اقرباء باپ' بھائی' بہنوں کا ہی کیوں نہ ہو۔ اور تمہارے عدل سے ان کو نقصان ہی کیوں نہ پہنچتا ہو اللہ خود ان کی حفاظت کرے گا' تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے:

یاایھاالذین آمنو کونوا قوامین بالقسط "اے ایمان والو! مضبوط صاحب عدل بن جاؤ اور عدل کرنے میں اگر تمہارا دشمن بھی تمہارے عدل سے مستفیض ہونے کا حق رکھے تو فیصلہ کرتے وقت عدل اس تک پہنچاؤ" ﴿وان حکمت فاحکم بین الناس بالعدل﴾ کو اپنے سامنے مدنظر رکھو' دوسری جگہ نہایت صاف الفاظ میں حکم کیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عدل وانصاف اور احسان کا حکم کرتا ہے" ان اللہ یامرو بالعدل والاحسان" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو حکم کی اہمیت کے پیش نظر جمعہ اور عیدین کے خطبوں میں جزلاینفک قرار دے دیا تاکہ کروڑہا مسلمانوں کے کانوں میں تواتر کے ساتھ یہ آواز پڑتی رہے اور مسلمان کسی بھی حالت میں انصاف کو نہ بھولیں' متقی مسلمان یقیناً جنتی ہیں اور بڑے بڑے مراتب حاصل کریں گے اور تقویٰ کی بدولت جنت الفردوس میں جگہ حاصل کریں گے پھر یہ فرمایا کہ عدل سے کام لو کہ عدل تقویٰ کے قریب ہے ﴿اعدلو اھواقرب للتقوی﴾ گویا عدل وانصاف سے کام لینا تقویٰ کی علامت ہے اور عادل کو جنت نصیب ہوگی یہ تو تھا اللہ کا قرآن۔ حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ایک ساعت کا عدل ساٹھ سال کی عبادت کے برابر ہے" اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر اکثر خوشی محسوس کیا کرتے تھے کہ میں ایک عادل بادشاہ نوشیرواں کے دور میں پیدا ہوا' غرضیکہ اسلام نے عدل پر انتہائی زور دیا ہے اور اس کی ترغیب میں جو کچھ کہا جا سکتا ہے کہا ہے۔

ختم نبوت اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت کے پیروکار اپنا مس زدہ چہرہ چھپانے کے لئے بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کی عبارات کو توڑ مروڑ کر اجرائے نبوت کو ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔ ذیل میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کی ایک محققانہ تحریر شائع کر رہے ہیں جس میں حضرت نانوتویؒ کے ہر قسمی نبوت کے ختم ہونے کے عقیدہ کو واضح دلائل سے ثابت کیا گیا ہے..... (مدیر)

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ علمی اور تحقیقی طور پر مسئلہ ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے محدثانہ، فقیہانہ اور متکلمانہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر منطقیانہ انداز میں ٹھوس دلائل اور واضح براہین کے ساتھ امام الانبیاء و خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ثابت کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ: "ختم نبوت کے تین درجات اور مراتب ہیں ☆ ختم نبوت مرتبی، ☆ ختم نبوت مکانی ☆ ختم نبوت زمانی۔" اور باقی دو درجوں اور مرتبوں کو تسلیم کرتے ہوئے مولانا موصوفؒ یہ فرماتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ درجہ اور مرتبہ ختم نبوت مرتبی ہے جو ختم نبوت زمانی کی علت ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنی خاتم النبیین ہیں کہ نبوت کے تمام درجات و مراتب اور کمالات آپ پر ختم ہیں اور ساری کائنات میں آپ کے اوپر کسی اور کا درجہ نہیں ہے، ہاں آپ کے اوپر صرف خالق کائنات کا درجہ ہے، جل مجدہ اور بس اور فرماتے ہیں کہ یہ تینوں مراتب اور درجات دلیل مطابقی کے طور پر ثابت ہیں نہ یہ کہ صرف ختم نبوت زمانی ہی مطابقی طور پر ثابت ہے، جیسا کہ عوام آپ کی ختم نبوت زمانی ہی میں منحصر سمجھتے ہیں، حالانکہ اس سے آپ کی پوری فضیلت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ تو نبوت مرتبی کے لئے معلول اور ختم نبوت مرتبی علت ہے تو یہ کیونکہ باور کیا جاسکتا ہے کہ علت تو مطابقی نہ ہو اور معلول مطابقی ہو، وہاں ان تین درجات و مراتب میں سے اگر ایک مراد لی جائے تو لفظ خاتم النبیین ختم نبوت مرتبی پر دلیل مطابقی کے طور پر دلالت کرتا ہے اور ختم نبوت زمانی کا ثبوت دلیل التزامی سے محقق ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ ہو تو ہرگز نہیں سکتا، لیکن اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں کوئی اور نبی آجائے یا فرض کیجئے کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہو جائے اور اس کو نبوت مل جائے تب بھی آپ کی ختم نبوت پر زد نہیں پڑتی اس لئے کہ نبوت کا ہر مرتبہ آپ پر ختم ہے۔ لہذا کوئی آپ سے پہلے آئے یا بعد کو آئے آپ کی ختم نبوت پر ہرگز کوئی حرف نہیں آتا، لیکن یہ تو محض ختم نبوت مرتبی کے درجہ اور مرتبہ کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے ایک تعبیر اختیار کی گئی ہے، ورنہ آپ کی ختم نبوت زمانی کا منکر بھی ویسا ہی کافر ہے، جیسا کہ فرائض اور وتر وغیرہ کی رکعات کی تعداد کا منکر کافر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو اس میں تامل کرے وہ بھی کافر ہے، یہ حضرت نانوتویؒ کی ان متعدد عبارات کا خلاصہ ہے جو انہوں نے مختلف کتابوں میں اور بعض تحذیر الناس میں تحریر فرمائی ہیں، چند ضروری عبارات ہم یہاں عرض کرتے ہیں غور فرمائیں اور اس کی مزید تحقیق راقم کی کتاب بانی دارالعلوم دیوبند میں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) "خاتمیت زمانی اپنا دین ایمان ہے، ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں، سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے اس تہمت کے جواب میں ہم آپ پر اور آپ کے ملت پر ہزار تہمتیں لگا سکتے ہیں۔" (مناظرہ عجیبہ ص ۳۹)

اس عبارت میں حضرت مولانا نانوتویؒ نے ختم نبوت زمانی کو اپنا دین و ایمان قرار دیا ہے اور اس کے برعکس عقیدہ کی ان کی طرف نسبت کو ناحق تہمت کہا ہے، اس کا مطلب بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے مولانا نانوتویؒ کو ختم نبوت زمانی کا منکر قرار دیا ہے، وہ ان پر ناحق کی تہمت لگا رہے ہیں اور بے جا بہتان باندھ رہے ہیں، جس سے مولانا موصوفؒ کا دامن بالکل پاک

ہے یہ الگ بات ہے کہ ناحق تہمت لگانے والے کا اس فانی دنیا میں کچھ علاج نہیں۔

(۲) ''حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے' اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ آپ اول المخلوقات ہیں علی الاطلاق کہے یا بالاضافہ۔'' الخ (مناظرہ عجیبہ ص ۳)

(۳) ''ہاں یہ مسلم ہے کہ خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے۔'' (ایضاً ص ۲۹)

یہ عبارتیں بھی بالکل صاف اور واضح ہیں۔

(۴) ''بلکہ اس سے بڑھ کر لیجئے (تحذیر الناس) صفحہ نہم کی سطر دہم سے لے کر یازدہم کی سطر ہفتم تک وہ تقریر لکھی جس سے خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی اور خاتمیت مرتبی تینوں بدلالت مطابقی ثابت ہو جائیں اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا۔'' الخ (مناظرہ عجیبہ ص ۵۰)

اس عبارت میں مولانا موصوف نے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت مکانی اور خاتمیت مرتبی کو دلیل مطابقی سے ثابت تسلیم کیا ہے وہاں آپ کی خاتمیت زمانی کو بھی دلیل مطابقی ہی سے ثابت گردانا ہے اور اس کو اپنا مختار اور پسندیدہ مسلک و عقیدہ بتایا ہے۔

(۵) ''خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے'' (مناظرہ عجیبہ ص ۳) یہ عبارت بھی اپنے مفہوم و مدلول کے لحاظ سے بالکل صاف اور روشن ہے۔

(۶) ''حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں بلکہ یوں کہئے کہ منکروں کے لئے گنجائش انکار نہ چھوڑی افضلیت کا اقرار بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے اور نبیوں کی نبوت پر ایمان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا۔'' (مناظرہ عجیبہ ص ۵۰)

یہ عبارت بالکل صاف ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی الجھن اور اشکال نہیں ہے۔

(۷) ''مولانا نانوتویؒ تحذیر الناس کی عبارت کی تشریح و تفصیل کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب امروہیؒ کے جواب میں رقمطراز ہیں کہ ''مولانا خاتمیت زمانی کی میں نے تو توجیہ اور تائید کی ہے' تغلیط نہیں کی۔ ہاں آپ گوشہ عنایت و توجہ سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں؟ اخبار بالعلۃ تکذیب اخبار بالمعلول نہیں بلکہ اس کا مصدق اور مؤید ہوتا ہے۔ اوروں نے فقط 'خاتمیت زمانی' اگر بیان کی تھی تو میں نے اس کی علت یعنی خاتمیت مرتبی ذکر اور شروع تحذیر ہی میں اقتضاء خاتمیت مرتبی کا بہ نسبت خاتمیت زمانہ ذکر کر دیا یہ تو اس صورت میں ہے کہ خاتم سے خاتم المراتب ہی مراد لیجئے اور خاتم کو مطلق رکھئے تو پھر خاتمیت مرتبی اور خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی تینوں اس سے اسی طرح ثابت ہو جائیں گے' جس طرح آیت ﴿انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان﴾ میں لفظ رجس سے نجاست معنوی اور نجاست ظاہری دونوں ثابت ہوتی ہیں اور اس ایک مفہوم کو انواع مختلفہ پر محمول ہونا ظاہر ہوتا ہے۔'' (مناظرہ عجیبہ ص ۷۴)

اس عبارت سے بھی واضح ہوا کہ مولانا موصوف ختم نبوت زمانی کے منکر نہیں بلکہ اس کے مثبت اور مؤید ہیں اور لفظ خاتم سے وہ صرف ختم نبوت زمانی ہی کو نہیں بلکہ ختم نبوت زمانی' ختم مکانی' اور ختم نبوت مرتبی تینوں کے اثبات کے درپے ہیں اور ان میں سے کسی قسم کو لفظ خاتم سے نکالنے پر آمادہ نہیں اور قوت بیان اور زور دلائل سے وہ ہر قسم کی نبوت کی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم تسلیم کروانے پر مصر ہیں۔

(۸) ''سو اگر اطلاق و عموم ہے' تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے' ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے ادھر تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (او کما قال) جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے' اس باب میں کافی ہے' کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا ہے گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ہی ہوگا' جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں' جیسا اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔'' (تحذیر الناس ص ۹)

اس عبارت میں حضرت مولانا نانوتویؒ نے ختم نبوت زمانی کو نہ صرف یہ کہ

منطقی دلیل ہی سے تسلیم کیا ہے' بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ ختم نبوت زمانی لفظ خاتم النبیین سے ثابت ہے جو قرآن کریم میں موجود ہے اور حدیث اور اجماع امت سے بھی یہ ثابت ہے اور جس طرح فرائض وغیرہ کی رکعات کی تعداد کا منکر کافر ہے' اسی طرح ختم نبوت زمانی کا منکر بھی کافر ہے۔

(۹) "اپنا دین وایمان ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔" (مناظرہ عجیبہ ص ۱۰۳)

یہ سب عبارتیں حجۃ الاسلام حکیم الامت قاسم الخیرات والعلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند کی ہیں' ان تصریحات کی موجودگی میں اگر یہ باطل اور مردود دعویٰ کرتا ہے کہ مولانا موصوفؒ معاذاللہ تعالیٰ ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں اور اس پر بلاوجہ وہ ان کی تکفیر کرتے اور اس پر مصر ہیں تو اس سے بڑھ کر بددیانتی' ہٹ دھرمی اور تعصب کی بدترین مثال دنیا میں اور کیا ہو سکتی ہے؟ اور اسی طرح اگر خانہ ساز نبوت کے مدعی قادیانی کذاب ودجال کی نبوت ثابت کرنے کے لئے حضرت مولانا نانوتویؒ کی عبارات سے یہ غلط نظریہ کشید کرتے ہیں کہ موصوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجرائے نبوت کے قائل تھے' تو یہ بھی قطعاً باطل اور یقیناً مردود ہے۔ مولانا نانوتویؒ تو تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کے ہونے کا سرے سے احتمال ہی پیدا نہیں ہوتا کسی اور کو آپ کے بعد نبی ماننا تو درکنار جو اس میں تامل کرے مولانا موصوفؒ اس کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ الغرض حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ ختم نبوت کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے۔ البتہ ضد اور تعصب کی وجہ سے بلاوجہ الزام اور بہتان اس کا اس دنیا میں سرے سے کوئی علاج نہیں۔

بقیہ: وزارت مذہبی امور کی خدمت میں

جبکہ محرم' گروپ لیڈر اور حج بدل والے کامیاب ہو جاتے ہیں جو اپنا حج فرض ادا کر چکے ہوتے ہیں۔ شرعی احکام کے مطابق تو فرض ہوتے ہی حج کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہئے لیکن ویزوں کی مقررہ تعداد سے کم تعداد مقرر کر کے مشترکہ قرعہ اندازی کرنے سے تو پہلی مرتبہ فریضہ حج ادا کرنے کے خواہشمند کو اگلے سال تک اپنا حج مؤخر کرنا پڑتا ہے اور انتظار کرتے کرتے بعض صاحب استطاعت اگلے سال تک اللہ کو پیارے بھی ہو جاتے ہیں' انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اگر قرعہ اندازی کرنا ہی ناگزیر ہو تو شروع میں ہی گروپنگ اس طرح سے ہونی چاہئے کہ پہلی مرتبہ فریضہ حج کے لئے درخواست دینے والوں کو بلا قرعہ اندازی کامیاب تصور کیا جائے اور باقی ماندہ درخواستوں کی قرعہ اندازی کی جائے' جن میں محرم' گروپ لیڈر اور حج بدل کے درخواست دہندگان شامل ہوں' باہر سے زرمبادلہ منگوا کر درخواست جمع کرنے والوں کی تو قرعہ اندازی ہونی ہی نہیں چاہئے۔ زرمبادلہ کا ایک ڈرافٹ اگر باہر سے منگوایا جائے تو درخواست دہندہ کے گیارہ سو ڈالر پورے ہونے کے بعد پانچ سو ڈالر بچتے ہیں بالفاظ دیگر ۷۰ ہزار اور اسپانسر شپ کی کل تعداد مقرر کی جائے تو تقریباً تین کروڑ پچاس لاکھ ڈالر ان کی ضرورت پوری کرنے کے بعد دیگر ریگولر اسکیم والوں کی تین لاکھ ڈالر کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہوتے ہیں' اور خزانے پر ایک ڈالر کے برابر بھی مالی بوجھ نہیں پڑتا۔ چنانچہ ضروری ہے کہ باہر سے ہی ڈالر کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اسپانسر شپ اسکیم کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کل تعداد ۷۰ ہزار مقرر کی جائے اور ریگولر اسکیم کی ۳۱ ہزار مقرر کی جائے۔

پاکیزگی اور ذائقے کا حسین سنگم...... خالص دیسی گھی سے تیار کردہ

برانچز: گھنٹہ گھر فون: ۲۲۴۳۰۳' سیٹلائٹ ٹاؤن فون: ۲۵۰۰۰۹' پیپلز کالونی فون: ۲۷۵۰۰۲' جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۲۱۵۱۲۰ گوجرانوالہ

علامہ اقبالؒ اور مرزائی

قمر حجازی' اوکاڑہ

مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ کے فرزند ارجمند نے اپنی کتاب "زندہ رود" (حیات اقبالؒ کا وسطی دور) میں اس بات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ مرزائی علامہ اقبال کے مخالف کیوں ہیں؟ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ وہ ایک عظیم شخصیت کو اپنے شیشے میں اتارنے کے لئے کیسے کیسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ ڈاکٹر جاوید نے اقبالؒ کے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"اقبالؒ کے مخالفین میں تیسرا گروہ احمدی عقیدہ رکھنے والوں کا ہے۔ اقبال کی یورپ سے واپسی پر پنجاب میں احمدی تحریک کا چرچا تھا' انہوں نے احمدی (قادیانی) تحریک کا مطالعہ کیا لیکن اس مطالعہ کے باوجود شروع شروع میں اس تحریک سے اپنی بیزاری کا اظہار نہیں کیا جو بعد میں انہوں نے نظم و نثر دونوں میں شدت سے کیا۔ ۱۹۱۰ء میں اپنے ایک انگریزی خطبہ بعنوان "مسلم کمیونٹی" ایک معاشرتی مطالعہ میں جو علیگڑھ میں دیا گیا۔ اقبال نے ایک مقام پر قادیانی فرقہ کو پنجاب میں خالصتاً مسلم طرز کے کردار کا طاقتور مظہر بیان کیا۔" (ص ۱۷۰)

اس مقالہ کا اصل مسودہ اقبال میوزیم میں محفوظ ہے اور اس کے صفحہ اول کے حاشیہ پر اقبالؒ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک انگریزی میں وضاحتی نوٹ بھی ہے' جس میں تحریر کرتے ہیں کہ: یہ لیکچر علیگڑھ میں دیا گیا۔ مقالہ میں قادیانیوں کی طرف اشارہ اس تحریک کی ۱۹۱۱ء سے بعد کی صورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے نظر ثانی کا محتاج ہے۔

قادیانی اب بھی بظاہر مسلمان کی طرح دکھائی دیتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے معاملے میں خصوصی توجہ بھی دیتے ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جس طرح اس تحریک کا اصلی روپ سامنے آیا ہے اس سے عیاں ہے کہ وہ کلی طور پر اسلام کی دشمن ہے' پس بظاہر قادیانی مسلمان نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں ان کی ذہنیت (مجوسی) عین ممکن ہے کہ اس تحریک کا اختتام بالآخر بہائی مذہب میں ہو جائے۔ (اقبال ۲۱/اکتوبر ۱۹۳۵ء حوالہ ص ۲۹۵-۹۶)

احمدیوں (قادیانیوں) کی شروع ہی سے کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طرح اقبالؒ جیسی غیر معمولی قابلیت کی حامل شخصیت کو احمدی (قادیانی) مذہب قبول کر لینے کے لئے رضامند کیا جائے۔ چنانچہ ان میں سے کسی نے اقبال کو بیعت کا پیغام بھی بھیجا لیکن اقبالؒ نے اپنے منظوم جواب میں ایسا کرنے سے معذرت کی اس کے بعد احمدیوں (قادیانیوں) کے ایک اخبار نے خبر وضع کر کے شائع کر دی کہ اقبالؒ نے احمدی (قادیانی) عقیدہ رکھنے والے کسی خاندان کی لڑکی سے شادی کر لی' اس پر اقبال نے اس خبر کی تردید میں ایک بیان دیا کہ انہوں نے ایسی کوئی شادی نہیں کی بلکہ جس کسی نے بھی شادی کی ہے وہ کوئی اور ڈاکٹر ہوں گے۔

(حوالہ ص ۱۷۱)

اس کے علاوہ دیکھئے کتاب "معاصرین اقبال کی نظر میں" از عبداللہ قریشی ص ۲۳۱ تا ۲۴۲' حوالہ "مخزن" مئی ۱۹۰۲ء' اخبار "پنجہ فولاد" ۱۱/جون ۱۹۰۲ء' ہفت روزہ "الحکم" قادیان ۲۴/جنوری ۱۹۰۳ء' اخبار "پیسہ" ۱۵/ستمبر ۱۹۱۰ء

جب قادیانیوں کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہوئی تو انہوں نے اقبالؒ کو ناپسندگی کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر دیا' مگر جب اقبال نے احمدی (قادیانی) تحریک سے بیزاری کا اظہار کھل کر کیا اور احمدیوں (قادیانیوں) کے عقائد کو اسلام کے منافی ثابت کر کے انہیں ملت اسلامیہ سے خارج گروانا اور انگریزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ انہیں ایک علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے تو وہ ان کے دشمن ہو گئے اور انہوں نے اقبالؒ کی کردار کشی کو اپنا شعار بنایا۔ (ص ۱۷۱)

ان حقائق و واقعات سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ مرزائی شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کے مخالف کیوں ہیں؟

☆☆......☆☆

قادیانی اور حضور اکرم ﷺ کے نام کا استعمال

انگریز کے اشاروں پر ناچتے ہوئے مرزا قادیانی نے محمد رسول اللہ ﷺ کی تمام صفات کو خود پر چسپاں کرنے کی ناپاک جسارت کی' اب بھی قادیانی رسول آخرین ﷺ کا اسم گرامی بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں حالانکہ قادیانیوں کو قانون اور آئین کی رو سے محمد رسول اللہ ﷺ کو بطور ڈھال استعمال کرنے کا قطعاً حق نہیں پہنچتا اور نہ ہی مسلمان انہیں ایسا کرنے دیں گے؟
ذیل میں حافظ محمد حنیف ندیم مرحوم کی ایک یادگار تحریر افادہ عام کے لئے شائع کر رہے ہیں .... (مدیر)

قادیانی عقائد و نظریات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں' ۱۹۷۴ء سے پہلے قادیانی اپنا زور بیان اس بات پر صرف کرتے تھے کہ :

☆...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے' ہر شخص حضور ﷺ کی اتباع میں کمال حاصل کرکے اور عبادت وریاضت کرکے نبوت کا منصب حاصل کر سکتا۔ (نعوذ باللہ)

☆...... وہ مرزا قادیانی کی جھوٹ موٹ اور گول مول پیش گوئیاں بیان کرکے اس بدبخت اور مردود کو نبوت کے منصب پر اٹھایا کرتے تھے۔

☆...... کہیں نبوت سے ہٹ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور حضرت امام مہدی کے ظہور کی احادیث کو بیان کرکے ان کی گمراہ کن تاویل کرتے اور ان کا مصداق مرزا قادیانی کو ٹھہرایا کرتے تھے۔

☆......

☆...... کہیں ان کا زور بیان وفات عیسیٰ پر صرف ہوتا تھا اور حضرت عیسیٰ کو مردہ ثابت کرکے مرزا قادیانی دجال کو حضرت عیسیٰ ثابت کرتے تھے۔

الغرض جیسا ماحول دیکھا ویسی ہی بات کر ڈالی' جب ۱۹۷۴ء میں ایک زبردست تحریک کے نتیجے میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو قادیانیوں نے یہ ساری بحثیں ختم کر دیں اور اپنا سارا زور بیان اور قلمی جولانیاں اس پر صرف کر دیں کہ :

☆...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی آیت : ﴿انی رسول اللہ الیکم جمیعا﴾ کے مطابق صرف مسلمانوں کے ہی نبی

حافظ محمد حنیف ندیمؒ

نہیں بلکہ کافروں' مشرکوں' بت پرستوں' ہندوؤں' عیسائیوں الغرض خواہ وہ کسی عقیدے اور نظریے کے قائل ہوں سب کے نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر صرف مسلمانوں کی اجارہ داری نہیں ہے۔

☆...... کلمہ پر اس کا ایمان ہو نہ ہو' قرآن پر اس کا ایمان ہو نہ ہو' قرآن پڑھ لینا' قرآن کو چھو لینا کلمہ طیبہ کا بیج اپنے سینے پر آویزاں کر لینا ہی مسلمان کہلانے کے لئے کافی ہے۔ (معاذ اللہ)

اپنے ان غلط اور گمراہ کن عقائد کی تشہیر کے لئے قادیانی کہتے ہیں کہ "صرف مسلم کا محمد پہ اجارہ تو نہیں" یہ مصرعہ کسی سکھ شاعر کے شعر کا ہے' جسے مذکورہ قادیانی استعمال کرتے ہیں۔

قادیانیوں کو اصل دکھ تو اس بات کا ہے کہ پوری دنیا کے اہل اسلام انہیں کافر کیوں کہتے ہیں لیکن وہ اپنے گمراہ کن اور مرتدانہ نظریات سے ہٹ کر اپنی بحث کا موضوع حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو بنا رہے ہیں اور یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں تو ہمیں مسلمان کیوں نہیں سمجھا جاتا؟ حالانکہ اگر کلمہ پڑھ لینا' نمازیں ادا کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا' مسلمان کہلانے کے لئے کافی ہے تو کے کے کافر بھی پھر مسلمان قرار پائیں گے' جن کے بارے میں قرآن پاک کا واضح ارشاد ہے :

"ان المنفقین فی الدرک الاسفل من النار" کیا کوئی انکار کر سکتا ہے کہ منافق کلمہ نہیں پڑھتے تھے' نمازیں ادا نہیں کرتے تھے اور کیا انہوں نے "مسجد" کی تعمیر نہیں کی تھی' جسے قرآن پاک نے مسجد ضرار سے تعبیر کی اور بعد ازاں اسے گرا دیا گیا' پھر تو مسیلمہ کذاب' طلیحہ اسدی' اسود عنسی پیروکار سب ہی مسلمان قرار پائیں گے' کیونکہ وہ بھی کلمہ ہی پڑھتے تھے' نمازیں اسی طرح ادا کرتے تھے اور اپنے کو مسلمان ہی کہلاتے تھے' پھر تو وہ مرتدین جنہوں نے صرف زکوٰۃ کا انکار کیا تھا اور جن کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قتال کیا' مسلمان قرار پائیں گے کیونکہ وہ تمام شعائر اسلام کا استعمال

کرتے تھے سوائے زکوٰۃ کے۔

عیسائیوں، یہودیوں اور اہل مکہ کو جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے منکر تھے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم مشرک نہیں ہم خدا کو مانتے ہیں اگر ہم نے چھوٹے چھوٹے خدا مالیئے ہیں تو خدا کی ذات پہ کیا فرق پڑتا ہے وہ بھی مسلمان کو یہ طعنہ دے سکتے ہیں کہ: "مسلمانوں خدا پر صرف تمہاری اجارہ داری نہیں ہم بھی اسی کی مخلوق ہیں۔" دراصل قادیانی اسی قسم کی بحثیں چھیڑ کر اپنی منافقت اور اپنے مرتدانہ عقائد و نظریات پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محض ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

﴿لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین﴾

"کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے والدین، اپنی اولاد، تمام لوگوں سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کے دل میں نہ ہو۔"

قادیانی ایک طرف حضور کی محبت کا دم بھرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں، شعائر اللہ کا استعمال کرتے ہیں لیکن دوسری طرف ان کا عقیدہ ہے کہ:

☆ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی طرح خدا کا نبی ہے جس طرح گذشتہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گزرے ہیں۔

☆ مرزا غلام احمد قادیانی وہ ہے جس کے

باقی صفحہ ۱۲ پر

حضرت احمد علی لاہوریؒ کے دست حق پرست

پر ایک تھانیدار نے کیسے اسلام قبول کیا

مولانا محمد صدیق صاحب

جالندھری ملتانی نے فرمایا کہ ایک صاحب کسی میٹنگ کے ایجنڈے اور اطلاع یابی پر دستخط کرانے کے لئے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے حضرت اپنے مکان کے دروازے پر کھڑے تھے ان صاحب نے سلام عرض کیا اور کاغذ پیش کیا۔ آپ نے پڑھ کر فرمایا: میرے پاس نہ قلم ہے اور نہ گھر سے لا سکتا ہوں تو دستخط کیسے کروں؟ یہ کہہ کر کاغذ واپس کر دیا، جو صاحب کاغذ لے کر گئے تھے وہ اس روکھے سے جواب پر بہت افسردہ ہوئے کہ آپ اپنے مکان کے دروازے پر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں گھر سے لا نہیں سکتا، چونکہ دستخط کروانے تھے، اس لئے وہ صاحب خاموش ہو ... ے کھڑے رہے۔ حضرت بھی خاموش کھڑے ... ہیں، اتنے میں مکان کی سیڑھیوں سے ایک سکھ تھانیدار اور چند سپاہی بھی اُترے اور کہا کہ اب دوسرا حصہ مکان کا مستورات سے خالی کرا دیں تاکہ اس کی بھی تلاشی لے لیں۔ حضرت اُوپر چلے گئے چند منٹ بعد پولیس کو بلایا کہ تشریف لائیں پولیس اوپر گئی آپ پھر دروازہ پر آ کر خاموش کھڑے ہو گئے۔ اب مجھے سمجھ آیا کہ حضرت نے کیوں فرمایا کہ قلم گھر سے لا نہیں سکتا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس نے مکان کے دوسرے حصہ کی تلاش کا کام مکمل کر لیا اور نیچے اترے، بیٹھک میں بیٹھ گئے تو سکھ تھانیدار نے کہا کہ جس سرکاری کام سے آیا تھا وہ تو مکمل ہو گیا۔ میں رپورٹ کر دوں گا مگر ایک نجی اور ذاتی بات آپ سے دریافت کرنی ہے کہ پورے مکان کی تلاشی لی مگر کہیں کھانے پکانے کی چیزیں حتیٰ کہ آٹا، دال نمک نہیں ملی، آپ کی گزر بسر کیسے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا! آپ جس کام سے تشریف لائے ہیں، اس سے غرض رکھیں فقیر کے حالات کو کیوں کریدتے ہیں، اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پچاس روپے کا نوٹ پیش کیا۔ آپ نے فوراً بلا تامل فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں تو بے نماز کے ہاتھ کا ہدیہ نہیں لیتا تو کافر کا کیسے لوں گا؟ سکھ تھانیدار نے عرض کی کہ اچھا یہ بات ہے تو پہلے مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان بنا دیں، چنانچہ وہ آپ کے دست حق پرست پر مسلمان ہو گیا۔

اب ڈھونڈ و انہیں چراغ رخ زیبا لے کر

حسد۔ ایک مُہلک مرض

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے ظاہری اعمال میں بعض چیزیں فرض و واجب قرار دی ہیں اور بعض چیزیں گناہ قرار دی ہیں' اسی طریقہ سے ہمارے باطنی اعمال میں بہت سے اعمال فرض ہیں اور بہت سے اعمال گناہ اور حرام ہیں' ان سے بچنا اور اجتناب کرنا بھی انتہائی ضروری ہے' انہی بیماریوں میں سے ایک بیماری حسد بھی ہے۔

حسد کی حقیقت :

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے حسد کی تعریف یوں کی ہے: الحسد تمنی زوال النعمة (نووی علی مسلم ج۲ ص ۳۱۵) یعنی دوسرے آدمی کی نعمت کے زوال کی خواہش کرنا' یعنی حسد کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو دیکھا کہ اس کو کوئی نعمت ملی ہوئی ہے' چاہے وہ نعمت دنیا کی ہو یا دین کی' اس نعمت کو دیکھ کر اس کے دل میں جلن اور کڑھن پیدا ہوئی کہ اس کو یہ نعمت کیوں مل گئی اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ یہ نعمت اس سے چھن جائے تو اچھا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو مال و دولت دیا کسی کو صحت کی دولت دی یا کسی کو شہرت دی' یا کسی کو عزت دی' یا کسی کو علم دیا' اب دوسرے شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ یہ نعمت اس کو کیوں ملی؟ اس سے یہ نعمت چھن جائے تو اچھا ہے اور اس کے خلاف کوئی بات آتی ہے تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اگر اس کی ترقی سامنے ہے تو اس کے دل میں رنج اور افسوس ہوتا ہے کہ یہ کیوں آگے بڑھ گیا اس کا نام حسد ہے۔

حسد کے اسباب :

اس بیماری کے دو سبب ہوتے ہیں' اس کا ایک سبب مال و دولت' منصب کی محبت ہے' اس لئے کہ انسان ہمیشہ یہ چاہتا ہے کہ میرا مرتبہ بلند رہے' میں اونچا رہوں' اب اگر دوسرا شخص آگے بڑھتا ہے تو یہ اس کو گرانے کی فکر کرتا ہے' اور اس بیماری کا دوسرا سبب "بغض اور کینہ" ہے۔ مثلاً کسی کے دل میں بغض اور کینہ پیدا ہو گیا' تو اس بغض کے نتیجے میں لازماً حسد پیدا ہوگا۔

وصی اختر اسامی' رامپور انڈیا

حسد کے درجات :

(۱)..... حسد کے درجات میں سے پہلا درجہ یہ ہے کہ دل میں یہ خواہش ہو کہ مجھے بھی ایسی نعمت مل جائے' اب اگر اس کے پاس رہتے ہوئے مل جائے تو بہت اچھا ہے' ورنہ اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے' یہ حسد کا پہلا درجہ ہے۔

(۲)..... حسد کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ جو نعمت دوسرے کو ملی ہوئی ہے وہ اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے' اس میں پہلے نمبر پر یہ خواہش ہے کہ مجھے مل جائے' یہ حسد کا دوسرا درجہ ہے۔

(۳)..... حسد کا تیسرا درجہ یہ ہے کہ دل میں یہ خواہش ہو کہ یہ نعمت اس سے کسی طرح چھن جائے اور اس کو جو امتیاز اور جو مقام حاصل ہوا ہے اس سے وہ محروم ہو جائے' پھر چاہے وہ نعمت مجھے ملے یا نہ ملے یہ حسد کا سب سے رذیل ترین اور خبیث ترین درجہ ہے۔

حسد کی قسمیں :

حسد کی برائیں سننے کے بعد بعض اوقات دل میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ بیماری تو ایسی ہے کہ جو بعض اوقات غیر اختیاری طور پر پیدا ہو جاتی ہے' خاص طور پر اپنے ہم جولیوں اور اپنے ہم عمروں اور ہم مرتبہ اور ہم پیشہ لوگوں میں سے کسی کو آگے بڑھتا ہوا اور ترقی کرتا ہوا دیکھا تو دل میں یہ خیال آیا کہ اچھا یہ تو ہم سے آگے بڑھ گیا اور پھر دل میں اس کی طرف سے غیر اختیاری طور پر کدورت اور میل آگیا۔ اب نہ تو اس کا قصد و ارادہ کیا تھا اور نہ اپنے اختیار سے یہ خیال دل میں لائے تھے' لیکن دل میں غیر اختیاری طور پر یہ خیال آگیا تو اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ تو اس کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ حسد کا ایک درجہ تو یہ ہے کہ آدمی کے دل میں یہ خیال آئے کہ فلاں شخص کو جو نعمت حاصل ہے اس سے وہ نعمت چھن جائے' لیکن اس خیال کے ساتھ ساتھ حسد کرنے والا اپنے قول و فعل سے اس کی بدخواہی بھی چاہتا ہے۔ مثلاً مجلس میں بیٹھ کر اس کی برائیاں بیان کر رہا ہے اور اس کی غیبت کر رہا ہے' تاکہ اس نعمت کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اس کی جو وقعت پیدا ہو گئی ہے وہ ختم ہو جائے یا اس کی کوشش کر رہا ہے کہ اس

سے وہ نعمت چھن جائے' یہ تو سخت گناہ ہے' لیکن بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ دوسرے کو یہ نعمت حاصل ہونے کی وجہ سے اس کا دل دکھا اور یہ خیال آیا کہ اس کو یہ نعمت کیوں ملی' لیکن وہ شخص اپنے قول سے یا اپنے فعل سے اپنے انداز اور ادا سے اس حسد کو دوسرے پر ظاہر نہیں کرتا' نہ اس کی برائی کرتا ہے' نہ اس کی غیبت کرتا ہے' نہ اس کی بدخواہی کرتا ہے اور نہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ اس سے یہ نعمت چھن جائے' اس دل میں ایک دکھ اور کڑھن ہے کہ اس کو یہ نعمت کیوں مل گئی' حقیقت میں تو یہ بھی ایک قسم کا حسد ہے اور گناہ ہے لیکن اس کا علاج آسان ہے اور ذرا سی توجہ سے بچا جاسکتا ہے۔

حسد کا حکم :

حسد خواہ دنیاوی کمال پر ہو یا دینی کمال پر' دونوں حرام ہیں' چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

ترجمہ : "کیا ان کا کچھ حصہ ہے سلطنت میں' پھر تو یہ نہ دیں گے لوگوں کو ایک تل برابر' یا حسد کرتے ہیں لوگوں سے اس پر جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے' سو ہم نے تو دی ہے ابراہیم کے خاندان کو کتاب اور حکمت اور ان کو دی ہم نے بڑی سلطنت۔" (ایضاً)

ان آیتوں میں سے پہلی آیت میں...... دنیاوی فضل و کمال پر اور دوسری آیت میں دینی فضل و کمال پر حسد کے ممنوع ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ (معارف القرآن)

حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسا کہ آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔" (ریاض الصالحین : ۱۰۱)

حسد دین کو مونڈ دیتا ہے :

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اگلی امتوں کی مہلک بیماری یعنی حسد و بغض تمہاری طرف چلی آرہی ہے' یہ بالکل صفایا کر دینے والی ہے اور مونڈ دینے والی ہے (پھر اپنا مقصد واضح کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :) میرے اس کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ بالوں کو مونڈنے والی ہے بلکہ یہ مونڈتی ہے اور صفایا کرتی ہے دین کا۔" (ترمذی : ۷۷ ج-۲)

اس حدیث کا منشا یہ ہے کہ بعد کے زمانہ میں بغض اور حسد کی جو مہلک بیماری مسلمانوں میں آنے والی تھی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ منکشف ہوئی اور آپ نے امت کو اس آنے والی بلا سے خبردار کیا اور بتایا کہ بغض و حسد جیسی مہلک بیماری نے اگلی بہت سی امتوں کے دین و ایمان کو برباد کیا ہے وہ میری امت کی طرف بھی چلی آرہی ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے بندے ہوشیار رہیں اور اس لعنت سے اپنے دلوں اور سینوں کی حفاظت کی فکر کریں۔

حسد نہ کرنے میں ہی بھلائی ہے :

حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"برابر لوگ خیر پر رہیں گے جب تک لوگ آپس میں حسد نہ کریں۔"

(الترغیب والترہیب ص ۵۴۷ / ۳)

حسد کا علاج :

حسد دور کرنے کے چار علاج ہیں۔

حسد کا پہلا علاج یہ ہے کہ وہ شخص یہ تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں اپنی خاص حکمتوں اور مصلحتوں سے انسانوں کے درمیان اپنی نعمتوں کی تقسیم فرمائی ہے' کسی کو صحت کی نعمت دے دی' تو کسی کو مال و دولت کی نعمت دے دی' کسی کو عزت کی نعمت دے دی' تو کسی کو حسن و جمال کی نعمت دے دی' کسی کو چین و سکون کی نعمت دے دی ہے۔ اس دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کو کوئی نہ کوئی نعمت میسر نہ ہو اور کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا نہ ہو' لہٰذا حسد کرنے والا یہ سوچے کہ اگر دوسرے شخص کو کوئی نعمت حاصل ہے اور اس کی وجہ سے تمہارے دل میں کڑھن پیدا ہو رہی ہے' تو کتنی نعمتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہیں اور اس شخص کو نہیں دیں' ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بہتر صحت عطا فرمائی ہو' ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حسن و جمال اس سے زیادہ عطا فرمایا ہو یا کوئی اور نعمت اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہو اور اس کو وہ نعمت میسر نہ ہو' ان نعمتوں کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہوتی ہے' جس طرح جسے نوازنا چاہتا ہے نوازتا ہے' ہر انسان کو یہی سوچ دل میں بسائے رکھنا چاہئے اس طرح سے اس بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔

حسد کا دوسرا علاج :

حسد کی بیماری کا ایک دوسرا مؤثر علاج یہ ہے کہ حسد کرنے والا یہ سوچے کہ میری خواہش تو یہ ہے کہ جس شخص سے میں حسد کر رہا ہوں اس سے وہ نعمت چھن جائے' لیکن معاملہ ہمیشہ

میری خواہش کے برعکس ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ جس سے حسد کیا ہے اس شخص کا تو فائدہ ہی فائدہ ہے' دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور حسد کرنے والے کا نقصان ہی نقصان ہے۔

دنیا میں اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب تم نے دنیا میں اس کو اپنا دشمن بنالیا تو اصول یہ ہے کہ دشمن کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ میرا دشمن رنج و غم میں مبتلا رہے' لہٰذا جب تک تم حسد کرو گے تو وہ اس سے خوش ہوتا رہے گا کہ تم رنج و غم میں مبتلا ہو' یہ تو اس کا دنیاوی فائدہ ہے اور آخرت کا فائدہ یہ ہے کہ تم اس سے جتنا حسد کرو گے اتنا ہی اس کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ ہوگا اور وہ چونکہ مظلوم ہے اس لئے آخرت میں اس کے درجات بلند ہوں گے۔

اور حسد کی لازمی خاصیت یہ ہے کہ حسد انسان کو غیبت پر' عیب جوئی پر' چغل خوری پر اور بے شمار گناہوں پر آمادہ کرتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خود حسد کرنے والے کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں منتقل ہو جاتی ہیں' اس لئے کہ جب تم اس کی غیبت کرو گے تو تمہاری نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں چلی جائیں گی' جس کا مطلب یہ ہے کہ تم جتنا حسد کر رہے ہو اپنی نیکیوں کو اس کے پاس بھیج رہے ہو' اب اگر ساری عمر حسد کرنے والا حسد کرے گا تو اپنی ساری نیکیاں گنوادے گا اور اس کے نامۂ اعمال میں اضافہ ہوتا رہے گا' یہ اس کا اخروی فائدہ ہو رہا ہے۔

حسد کا تیسرا علاج:

اوپر مذکور ہوا کہ حسد کی بنیاد حب دنیا اور حب جاہ ہے اس لئے حسد کا تیسرا علاج یہ ہے کہ آدمی اپنے دل سے دنیا اور جاہ کی محبت نکالنے کی

حسد کی لازمی خاصیت یہ ہے کہ حسد انسان کو غیبت' عیب جوئی' چغل خوری اور بے شمار گناہوں پر آمادہ کرتا ہے۔

فکر کرے اس لئے کہ تمام بیماریوں اور برائیوں کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور اس دنیا کی محبت کو دل سے نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کی لذتوں اور نعمتوں' نیز اس کی شہرت' عزت اور اس کی ناپائیداری پر غور کرے اور سوچے کہ کسی بھی وقت آنکھ بند ہو جائے گی تو سارا قصہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد پھر انسان کے لئے نجات کا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔

حسد کا چوتھا علاج:

حسد کا چوتھا علاج یہ ہے کہ جب دل میں یہ کڑھن اور جلن پیدا ہو تو ساتھ ہی دل میں اس بات کا تصور کرے کہ میرے دل میں یہ جو کڑھن پیدا ہو رہی ہے یہ بہت بری بات ہے اور جب اس قسم کا خیال دل میں پیدا ہو فوراً استغفار کرے اور یہ سوچے کہ مجھے نفس اور شیطان بہکا رہا ہے' یہ میرے لئے عیب کی بات ہے لہٰذا جب حسد کے خیال کے ساتھ ساتھ اس حسد کی برائی بھی دل میں لے آیا تو اس حسد کا گناہ ختم ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (ماخوذ از اصلاحی خطبات ج-۵)

رشک کرنا جائز ہے:

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی شخص کو ایک نعمت حاصل ہوئی اب دوسرے شخص کے دل میں یہ خواہش ہو رہی ہے کہ مجھے بھی یہ نعمت حاصل ہو جائے۔ مثلاً کسی شخص کا اچھا مکان دیکھ کر دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ جس طرح اس شخص کا مکان آرام دہ اور اچھا بنا ہوا ہے میرا بھی ایسا ہی مکان ہو جائے یا مثلاً جیسی ملازمت اس کو ملی ہوئی ہے مجھے بھی ایسی ملازمت مل جائے یا جیسا علم اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے ایسا علم اللہ تعالیٰ مجھے بھی عطا فرمادے یہ حسد نہیں بلکہ یہ "رشک" ہے عربی میں اس کو "غبطہ" کہا جاتا ہے اور بعض مرتبہ عربی زبان میں اس پر بھی حسد کا اطلاق کیا جاتا ہے' لیکن حقیقت میں یہ حسد نہیں ہے۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"حسد صرف دو شخصوں پر جائز ہے ایک تو وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا فرمایا ہو پس اللہ نے اس کو اس مال کو راہِ حق میں خرچ کرنے پر مسلط کر دیا ہو اور دوسرے وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت عطا کیا ہو' پھر وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہو اور اس کو دوسروں کو سکھلاتا ہو۔" (بخاری ص ۱۸۰ ج اول)

اس حدیث میں حسد سے مراد رشک ہے یعنی حقیقت میں رشک کے قابل صرف دو انسان ہیں ایک تو وہ شخص رشک کے قابل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہو اور اس کو اپنے لئے آخرت کا ذخیرہ بنا رہا ہو یہ شخص قابل رشک ہے اور دوسرا وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا ہو اور وہ اس علم کے ذریعہ دوسروں کو فائدہ پہنچا رہا ہو' اپنی تقریروں اور تحریروں سے تو یہ شخص بھی قابل رشک ہے کہ خود بھی عمل کر رہا ہے' اور دوسروں کو بھی عمل کرنے کی ترغیب دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سبھی مسلمانوں کی حسد اور دوسرے گناہوں سے حفاظت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

گناہوں کے نقصانات

مولانا محمد عمر جامپوری

بے حیائی:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: "جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا میں ذلت اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اللہ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ بے حیائی کی باتیں کرنے والا اور ان کی اشاعت کرنے والا اور پھیلانے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔ (الادب المفرد)

وضاحت: معاشرہ میں فحاشی کو فروغ دینے والے لوگ، ہوٹلوں پر اور گاڑیوں میں فحش گیت خصوصاً فلم اور ٹیلیویژن دیکھنے والے اور ان میں دلچسپی رکھنے والے لوگ غور و فکر سے کام لیں۔

دوسروں کو حقیر سمجھنا:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے:

"ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، اس پر کوئی ظلم و زیادتی نہ کرے اور جب وہ اس کی مدد و اعانت کا محتاج ہو تو اس کی مدد کرے، اور اس کو بے یار و مددگار نہ چھوڑے اور اس کو حقیر نہ جانے ممکن ہے کہ اس کے دل میں تقویٰ ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہوتا ہے (ہو سکتا ہے کہ تم کسی کو ظاہری حال سے معمولی آدمی سمجھتے ہو اور اپنے دل کے تقویٰ کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرب ہو۔ اس لئے کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھو) آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہے، اس کا خون، اس کا مال اور اس کی آبرو۔ اس لئے ناحق قتل کرنا، اس کا مال لینا اور اس کی آبروریزی کرنا یہ سب حرام ہیں۔"

(صحیح مسلم، معارف الحدیث)

ریا:

اخلاص و للہیت (یعنی ہر نیک عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت کی طلب میں کرنا) جس طرح ایمان و توحید کا تقاضا اور عمل کی جان ہے اسی طرح ریا یعنی مخلوق کے دکھاوے اور دنیا میں شہرت اور ناموری کے لئے نیک عمل کرنا ایمان و توحید کے منافی اور ایک قسم کا شرک ہے۔ (معارف الحدیث)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے:

"جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ و خیرات کیا اس نے شرک کیا۔" (مسند احمد، معارف الحدیث)

زناکاری:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) دیکھنا ہے، اور دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں سننا ہے اور زبان کا زنا (شہوت سے) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے) کسی کا ہاتھ وغیرہ پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اٹھا کر جانا ہے اور قلب کا زنا (شہوت سے) خواہش کرنا ہے اور تمنا کرنا ہے۔ الخ (مسلم، حیاۃ المسلمین)

فائدہ: جو لوگ گھریلو اور خاندانی سطح پر غیر محرم لڑکیوں اور عورتوں وغیرہ سے کھلم کھلا مذاق کرتے ہیں، ایک دوسرے کے ہاتھوں پر تالیاں جاتے ہیں، مذاقاً (خوش طبعی کی صورت) ایک دوسرے سے الٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ ان لوگوں کو اس سے بچنا چاہئے۔

غصہ:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

"جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ کھڑا ہو تو چاہئے کہ بیٹھ جائے' اگر بیٹھنے سے غصہ باقی رہے تو چاہئے کہ لیٹ جائے۔"

(مسند احمد' ترمذی' معارف الحدیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :

"مسلمانو! اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو لازم ہے کہ وہ خاموش ہو جائے۔" (الحدیث عن ابن عباس)

اسی طرح ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ :

"وہ آدمی طاقتور نہیں ہے جو لوگوں کو دباتا اور مغلوب کرتا ہے' بلکہ وہ آدمی طاقتور ہے جو اپنے نفس کو دبا سکتا اور مغلوب کر سکتا ہو۔"

(معارف الحدیث)

غصہ کا علاج :

"غصہ کے وقت اعوذباللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے سے غصہ جاتا رہتا ہے۔"

لہذا معلوم ہوا کہ انسان کو غصہ تو آہی جاتا ہے اور یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے' ہاں غصہ میں آکر جذبات کی رو میں بہہ جانا اور بداخلاقی کا مظاہرہ کرنا انسان کے لئے نہ صرف باعث شرم بلکہ بہت بڑا عیب ہے' غصہ کی حالت میں جوش کی بجائے ہوش سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو کنٹرول کرنا (غصہ کو پی جانا اور عفو و درگزر سے کام لینا) انسان کی عظمت و کمال کی بین دلیل ہے۔

غیبت :

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : "کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "تمہارا اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی کا تذکرہ کرنا جو واقعتاً اس میں موجود ہو' اور اگر اس میں وہ برائی اور عیب موجود ہی نہیں ہے (جو تم نے اس کی طرف منسوب کیا) تو پھر یہ تو اس سے بھی بڑا جرم بہتان ہوا۔" یعنی کسی کی غیبت کرنا زنا سے بھی زیادہ سخت اور بدترین جرم ہے۔ (معارف الحدیث' حیوۃ المسلمین' صحیح مسلم وغیرہ)

فائدہ : اگرچہ اس وبأ میں مرد حضرات بھی ملوث ہیں مگر غیبت کرنے والوں میں اکثریت خواتین ہی دیکھنے میں آتی ہے' جہاں دو عورتیں جمع ہوئیں خصوصاً محلہ کی خواتین کی غیبت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو ایسے لوگوں کے تمام اعمال صالحہ کو اپنی رو میں بہا کر ساتھ لے جاتا ہے۔ بہر حال مردوں اور عورتوں (دونوں ہی) کو حدیث بالا پر غور کرنے اور اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔

چغل خوری :

حضرت عبدالرحمن بن غنم اور اسماؓ بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

"اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھانے والے' دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں اور جو اس کے طالب اور اس کی کوشش میں رہتے ہیں کہ اللہ پاک کے پاکدامن بندوں کو کسی گناہ سے ملوث یا کسی معصیت اور پریشانی میں مبتلا کریں۔ (مسند احمد' شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

فائدہ : جو لوگ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ لوگوں خصوصاً دوستوں کو آپس میں لڑوایا جائے' ان میں جدائی وغیرہ ہو جائے' یا ایک دوسرے کی چغلیاں کرتے اور کھاتے ہیں یا اپنے دوستوں کو بھی اپنے جیسا ہی بداعمال و بداخلاق بنانا چاہتے ہیں وغیرہ وغیرہ سب اس حدیث سے سبق سیکھیں۔

نفاق :

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ :

"دنیا میں جو شخص مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے گا' قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔"

(معارف الحدیث' سنن ابی داؤد)

خیانت :

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :

ترجمہ : "بے شک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچادو۔"

(پ ۵ سورۃ النساء آیت ۵۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ کا ارشاد ہے

کہ:

"جو شخص امانت میں خیانت کرے‘ اس کا ایمان کامل نہیں۔"

(زاد الطالبین‘ مشکوٰۃ‘ بخاری و مسلم)

فائدہ: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امانتیں دیانتداری کے ساتھ حقدار کو واپس کرنے کا حکم دیا‘ بعض مفسرین نے امانتوں کے لوٹانے کو فرائض میں شامل کیا ہے۔

بدگمانی:

ترجمہ: "مسلمانو! بدگمانوں سے بچو (کیونکہ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا) بے شک گمان گناہ ہوتا ہے۔" (سورۃ الحجرات: ۱۲)

فائدہ: مؤمن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے۔ چنانچہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گمان دو طرح کا ہے‘ ایک یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے‘ یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے تو گناہ ہے۔ دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں ہے تاہم اس سے بھی بچنا ضروری ہے۔

جھوٹ:

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرامؓ سے تین مرتبہ ارشاد فرمایا "کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ سب سے بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا‘ ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور معاملات میں جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا۔"

(بخاری‘ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "آدمی کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بلا تحقیق کئے آگے بیان کرتا پھرے۔" (صحیح مسلم‘ معارف الحدیث)

فائدہ: جو لوگ خواہ مخواہ جھوٹ بولتے ہیں‘ جھوٹ بولنے کے عادی ہیں یا جھوٹ کے بل بوتے پر اپنے کاروبار کو چمکائے ہوئے ہیں یا عدالتوں میں قاضی کے سامنے جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور جھوٹے کیس کو اپنی مکاریوں سے سچ کر دکھلاتے ہیں‘ ایسے تمام لوگ درج بالا احادیث اور وعیدوں پر ذرا غور فرماتے ہوئے اللہ جل شانہ کے ارشاد کہ "جھوٹوں پر اللہ پاک کی لعنت ہو" (سورۃ آل عمران: ۶۱) کو بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور یہ بات بھی اچھی طرح نوٹ فرمالیں کہ جھوٹ بول کر جو مال کمایا جائے وہ سارا مال حرام ہے۔

مسلمانوں کو ذلیل ورسوا کرنا:

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "(کامل) مسلمان وہ (ہی) ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی تکالیف و مظالم) سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔" (بخاری و مسلم)

بخل:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفہوم "دھوکہ باز‘ بخیل اور احسان جتانے والا آدمی جنت میں نہ جاسکے گا۔"

(جامع ترمذی‘ معارف الحدیث)

بغض و حسد:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تم آپس میں حسد نہ کرو‘ نہ بغض و کینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو بلکہ اے اللہ کے بندو اللہ کے حکم کے مطابق بھائی بن کر رہو۔ (بخاری و مسلم‘ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "تم حسد سے بہت بچو‘ حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (سنن ابی داؤد)

ظالم کی اعانت:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا کہ (مفہوم) "کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہوتا ہے؟ عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال و متاع نہ ہو‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز‘ روزہ‘ زکوٰۃ لے کر آئے لیکن اس نے کسی کو برا بھلا کہا تھا‘ اور کسی پر تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھایا تھا‘ کسی کا خون بہایا تھا اور کسی کو مارا تھا‘ بس اس کی کچھ نیکیاں دوسرے لے لیں حقداروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (اسوۂ رسول‘ بہشتی زیور)

فائدہ: دوسروں پر ظلم کرنے اور ناحق زیادتی کرنے والے اس سے سبق سیکھیں۔

بدنگاہی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی! کسی (اجنبی) عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو نظر پھیر لو (دوسری نگاہ اس پر نہ ڈالو) پہلی نگاہ تو تمہاری ہے 'مگر دوسری نگاہ شیطان کی ہے۔"

(ابوداؤد بحیاۃ المسلمین)

فائدہ: جو لوگ راہ چلتی عورتوں کو تکتے اور جھانکتے ہیں اور عورتوں کو گھور گھور کر دیکھتے رہتے ہیں یا جو لوگ بازاروں اور دیگر خاص مقامات پر محض عورتوں کو دیکھنے جاتے ہیں وہ اپنا محاسبہ کریں۔

نمائش حسن:

قرآن حکیم نے ان سب کے لئے ایک جامع اصطلاح "تبرج جاہلیہ" استعمال کی ہے ہر وہ زینت اور آرائش جس کا مقصد شوہر کے سوا دوسروں کے لئے لذت نظر بننا ہو 'تبرج جاہلیت کی تعریف میں آجاتی ہے جو کہ گناہ ہے۔ حتیٰ کہ اگر برقعہ بھی اس غرض کے لئے خوبصورت اور خوش رنگ یا نقش و نگاری والا انتخاب کیا جائے کہ نگاہیں ان سے لذت یاب ہوں 'یہ سب تبرج جاہلیت سراسر گناہ اور اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔

اس کے لئے کوئی قانون نہیں بنایا جاسکتا 'اس کا تعلق عورت کے اپنے ضمیر سے ہے۔ عورت کو اپنے ضمیر کا محاسبہ کرنا چاہئے۔

خواتین کا باریک لباس پہننا:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی رہیں اور دوسروں کو رجھائیں اور خود دوسروں پر رکھیں اور بختی اونٹ کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں وہ جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی۔

(مسلم شریف)

فتنہ خوشبو:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "مردوں کے لئے وہ خوشبو مناسب ہے جس کی خوشبو نمایاں اور رنگ مخفی ہو 'اور عورتوں کے لئے وہ خوشبو مناسب ہے جس کا رنگ نمایاں اور خوشبو مخفی ہو۔"

(ترمذی شریف)

فائدہ: خوشبو خبر رسانی کا سب سے لطیف ذریعہ ہے جس کو دوسرے تو خفیف ہی سمجھتے ہیں مگر اسلامی حیا اتنی حساس ہے کہ اس کی طبع نازک پر یہ لطیف تحریک بھی گراں گزرتی ہے 'وہ ایک مسلمان عورت کو اس کی اجازت نہیں دیتی کہ خوشبو لگا کر راستوں سے گزرے 'یا محفلوں میں شرکت کرے۔

میت پر رو پیٹ کر ہمدردی ظاہر کرنا:

میت پر دھاڑیں مار کر رونا اور جزع فزع کرنا قرآن و سنت کے منافی ہے۔ البتہ دل میں غم ہونا اور آنکھ سے آنسو نکلنا یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہیں اس لئے کسی کی موت پر اگر کسی کو غم ہوا اور آنکھ سے آنسو بھی نکلے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے بچائے اور قرآن و سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضور اکرم ﷺ کے نام کا استعمال

بارے میں معاذاللہ عالم ارواح میں تمام انبیاؑ اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد لیا گیا تھا۔

☆...... ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ننانوے نام تھے لیکن خدا نے مرزا قادیانی کے وہ تمام نام رکھ دیئے جو تمام انبیاؑ کے تھے۔

☆...... ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی "جری اللہ فی حلل الانبیاؑ" تھا۔

☆...... ان کا عقیدہ ہے کہ "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" اور "محمد رسول اللہ والذین معہ" کا مصداق مرزا قادیانی ہے۔

☆...... وہ مرزا قادیانی کو خدا کے نوروں میں آخری نور سمجھتے ہیں (العیاذباللہ) عام مسلمانوں کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں ان کے ساتھ رشتے ناطے 'سلام و کلام حرام ہے۔

وہ تمام مسلمانوں کو جنگلوں کے سور اور ان کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر سمجھتے ہیں۔

بات صاف ہے جس طرح سینکڑوں خداؤں کو ماننے والے ہندو 'تین خداؤں کو ماننے والے عیسائی اور ایک خدا کو ماننے کا دعویٰ کرنے کے باوجود چھوٹے چھوٹے خداؤں کو ماننے والے مکہ کے کافر یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ہم موحد ہیں 'اسی طرح مرزا قادیانی جیسے دجال اور کذاب کو نبی 'مسیح اور مہدی وغیرہ ماننے والے بھی اپنے کو مسلمان نہیں کہلوا سکتے اور انہیں قطعاً یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو ہلور ڈھال استعمال کریں اور نہ ہی مسلمان انہیں ایسا کرنے کی اجازت دیں گے۔

موتی

☆...... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (یعنی لغویات سے بچے)

☆...... بدگمانی سے بچو...... بے بنیاد باتوں پر کان نہ دھرو...... دوسروں کے عیب نہ تلاش کرو۔

☆...... آپس میں بغض نہ رکھو...... نہ ایک دوسرے سے حسد کرو۔

☆...... لوگوں کے لئے (دین میں) آسانی پیدا کرو' انہیں تنگی اور سختی میں نہ ڈالو...... انہیں خوشخبری اور بشارت سناؤ نفرت نہ دلاؤ۔

☆...... دو ایسی نعمتیں ہیں جن کی لوگ بالعموم قدر نہیں کرتے۔ ایک تندرستی اور دوسرے فراخ دستی۔

☆...... کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم میں فواحش (بے حیائی کے کاموں) کا ظہور اس حد تک پہنچ گیا ہو کہ لوگ ایسے کاموں کا اعلانیہ ارتکاب کرنے لگیں اور اس قوم میں ان بیماریوں کا ظہور نہ ہوا ہو جو ان کے باپ دادا میں موجود نہ تھیں (اس وقت امریکہ اور دیگر ممالک میں ایڈز کی بیماری کا ظہور اس کی مثال ہے)۔

☆...... کبھی ایسا ہوا کہ کسی قوم نے ناپ تول میں کمی شروع کی ہو' اور اسے قحط سالی' گرانی' سخت محنت و مشقت اور حکمرانوں کے ظلم و جور نے اپنی گرفت میں نہ لے لیا ہو۔

☆...... کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم نے اپنے اموال میں سے زکوٰۃ دینا بند کیا ہو اور اسے آسمان سے ہونے والی بارش سے محروم نہ کر دیا گیا ہو' اگر مویشی نہ ہوں تو ایسے لوگوں پر بارش بالکل روک دی جائے۔

☆...... کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا عہد توڑا ہو' اور اس پر غیروں کو دشمن بنا کر مسلط نہ کر دیا گیا ہو اور وہ اس قوم کے اموال کا ایک حصہ نہ چھین لیں۔

☆...... کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم کے

مرسلہ: محمد سعید علوی

پیشواؤں اور رہنماؤں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے احکام پس پشت ڈال کر اپنے احکام زبردستی نافذ کئے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے اندر جدال و قتال اور دشواریاں پیدا نہ کی ہوں۔ (ابن ہشام)

☆...... اللہ تعالیٰ کی رحمت انہی بندوں کے لئے ہے...... جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے رحم رکھتے ہیں۔

☆...... زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

☆...... جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جا۔

☆...... فرمایا: کلام سے پہلے سلام کہنا چاہئے واقف ناواقف سب کو سلام کہنے میں پہل کرنی چاہئے' گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کہہ تیرا سلام تیرے لئے اور تیرے گھر والوں کے لئے برکت کا موجب ہوگا۔ فرمایا وہ شخص بہت بخیل ہے جو سلام کہنے میں بخل سے کام لیتا ہے۔

☆...... جب قبیلہ کا فاسق و بدکردار ان کی سرداری کرے جب قوم کا رذیل ترین شخص ان کا زعیم و رئیس ہو۔ جب اس شخص کی عزت کی جائے جس کے شر سے بچنا مقصود ہو تو بلا' مصیبت کا انتظار کرو۔

نماز:

نماز روزی کھینچنے والی ہے' صحت کی محافظ ہے' بیماریوں کو دفعہ کرنے والی ہے' دل کو تقویت پہنچاتی ہے' چہرہ کو خوبصورت اور منور کرتی ہے' جان کو فرحت پہنچاتی ہے' اعضا میں نشاط پیدا کرتی ہے' کاہلی رفع کرتی ہے' شرح صدر کا سبب ہے' روح کی غذا ہے' دل کو منور کرتی ہے اللہ کے انعام کی محافظ ہے اور عذاب الٰہی سے حفاظت کا سبب ہے' شیطان کو دور کرتی ہے' رحمٰن سے قرب پیدا کرتی ہے۔ غرض روح' بدن اور صحت کی حفاظت میں اس کو خاص دخل ہے اور دونوں چیزوں میں اس کی عجیب تاثیر ہے۔ نیز دنیا اور آخرت کی مضرتوں کے دور کرنے میں اور دونوں جہان کے منافع پیدا کرنے میں اس کو بہت خصوصیت ہے۔

☆☆......☆......☆☆

اخبارِ ختمِ نبوّت

پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس جرمنی

بیلجیئم، جرمنی اور فرانس کے دورے کی مختصر رپورٹ

کلمۃ اللہ خان (لندن)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک مذہبی دینی جماعت ہے، جس کا مقصد اسلام کی سربلندی اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہے، اس سلسلے میں پوری دنیا میں جہاں کہیں ممکن ہو سکتا ہے یہ جماعت کانفرنسیں، جلسے، تبلیغی تربیتی کورسز منعقد کراتی ہے۔ اس لحاظ سے گزشتہ چار سالوں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی نے ۴ کانفرنسیں منعقد کیں۔ جو نہایت کامیاب رہیں پہلی تین کانفرنسیں آفن باخ میں منعقد ہوئیں، پچھلے سال اگست ۱۹۹۸ء میں دو شہروں میں یکے بعد دیگرے بالترتیب دو بڑی کانفرنسیں منعقد

اس سال ۱۹۹۹ء پاک عالمی مرکز ہمبرگ جرمنی کے اصرار پر کانفرنس ہمبرگ رکھی گئی اور ۲۲/اگست ۱۹۹۹ء تاریخ مقرر کر کے اعلان کر دیا گیا اور اشتہار شائع کرا دیئے گئے

ہوئیں، پہلے دن ہمبرگ اور دوسرے دن منہائم میں۔ یہ دونوں کانفرنسیں نہایت کامیاب رہیں۔ اللہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے امیر مولانا قاری مشتاق الرحمٰن ان کے احباب من ہائم کے رفقاء کرام ہمبرگ کے دوستوں کی کوششوں کو قبول فرمائے کہ انہوں نے دونوں کانفرنسوں کے لئے بڑی محنت کی۔

اس سلسلے میں تیاریاں شروع کر دی گئیں، لندن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دو رکنی وفد جو مولانا منظور احمد الحسینی اور جناب طٰہٰ قریشی پر مشتمل تھا۔ ۲۱/اگست صبح بیلجیئم کے مرکزی دارالحکومت برسلز پہنچا۔ جناب الحاج ملک محمد افضل نے میڈی اسٹیشن پر وفد کا استقبال کیا۔ وفد کا قیام برسلز میں جناب ملک صاحب کے گھر پر رہا۔ حاجی عبدالحمید امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجیئم نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عصر کے بعد مقامی طور پر جلسے کا اعلان کر دیا، تمام مقامی احباب جمع ہونا شروع ہو گئے اور عصر کی نماز پر برسلز اور مقامی احباب کا ایک بڑا مجمع جمع ہو گیا ادھر حاجی محمد افضل ملک کی قیادت میں ختم نبوت کا وفد تقریباً پانچ بجے دفتر ختم نبوت اینٹ ورپن پہنچا۔ وہاں تمام احباب نے وفد ختم نبوت کا خیر مقدم کیا۔ عصر کے بعد جلسے کی کارروائی شروع ہو گئی۔ حاجی عبدالحمید نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجیئم نے گزشتہ کئی سالوں سے منکرین ختم نبوت کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچانے کے لئے جدوجہد شروع کی اور ختم نبوت سینٹر قائم کر کے بیلجیئم زبان میں لٹریچر شائع کیا، جس کی وجہ سے نئی نسل میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کا شعور پیدا ہوا۔ طٰہٰ قریشی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جدید خطوط پر کام کرنا شروع کر دیا گیا ہے جس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ایک سو سے زائد قرآن کریم کی آیات اور دو سو سے زائد احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔ کانفرنس سے قاری محمد یوسف خطیب

مسجد مدنی لخ نے بھی خطاب کیا جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض چوہدری محمد خلیل نے انجام دیئے۔ مغرب تک یہ جلسہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ مغرب کے بعد تمام حاضرین جلسہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اینٹ ورپ کی طرف سے کھانے کی دعوت تھی۔ عشاء کے بعد پروگرام طے ہوا کہ اسی وقت ہمبرگ جرمنی روانہ ہوا جائے۔ پانچ رکنی وفد جس میں مولانا منظور احمد الحسینی کے علاوہ جناب طہٰ قریشی' حاجی عبدالحمید' قاری محمد یوسف اور الحاج ملک محمد افضل تھے۔ ٹھیک نو بجے اینٹ ورپن سے ہمبرگ کے لئے روانہ ہوا۔ ساری رات سیارہ' ختم نبوت چلتی رہی راستے میں کافی کچھ فاصلہ ہالینڈ کی سرزمین سے طے کرنا پڑا۔ بفضلہ تعالیٰ وقفے وقفے سے راستے میں تمام احباب کا ورد نعرہ تکبیر اللہ اکبر' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد اور کلمہ تمجید رہا' صبح ۵ بجے فجر کی اذان کے وقت یہ وفد ہمبرگ پاک عالمی مرکز پہنچا۔ نماز کے بعد احباب نے کچھ آرام کیا۔ تقریباً دس بجے آفن باغ سے مولانا محمد قاری مشتاق الرحمٰن کی قیادت میں دوسرا وفد پاک عالمی مرکز ہمبرگ پہنچا۔ بعد ازاں مشورہ ہوا مشورے کے مطابق ظہر کے بعد کانفرنس کی کارروائی کا آغاز جناب قاری یوسف صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ صدارت جناب ملک محمد افضل صاحب نے کی۔ نعت جناب طہٰ قریشی نے پیش کی اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی انہوں نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے بیلجیئم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حاجی عبدالحمید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلشن اسلام کے مالی ہیں' وہ باغ محمدی کے پہریدار اور چوکیدار ہیں' جس طرح ایک چوکیدار کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی ادا کرے اسی طرح علماء اسلام بھی تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانوں نے پولیٹیکل اسائلم کے ذریعہ یہاں بلیک میلنگ کا گھناؤنا کاروبار قائم کر رکھا ہے۔ یہ مرزائی ۱۷ فیصد ہر اسائلم والے سے لیتے ہیں اور ان کو یہ صاف کہتے ہیں کہ پیسے دو ورنہ اسائلم ختم کرتے ہیں اس طرح سے یہ دھندا کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ قادیانی یورپ کے قانون کو پامال کر رہے ہیں۔ ہم یہاں کے ارباب حل و عقد کو بتلانا چاہتے ہیں کہ اس ملک میں قانون کی صحیح عمل داری ہونی چاہئے' ہم قانون کو چور دے رہے ہیں' بلیک میلر دے رہے ہیں' ہم یہ کہتے ہیں کہ کسی کو بلیک میل نہ کیا جائے' کسی شخص سے بھتہ وصول نہ کیا جائے' کسی سے جگا ٹیکس وصول نہ کیا جائے' یہ قادیانی دیمک کی طرح اندر ہی اندر ان ملکوں کو کمزور کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی امریکہ یورپ اور دیگر ممالک میں جھوٹی اور من گھڑت کہانیاں پیش کر کے سیاسی پناہ حاصل کر رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی مسلمان نہیں ہیں' وہ اسلام کا نام اور لیبل استعمال نہ کریں اس طرح وہ یورپ کے لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو بطور مسلمان پیش کر کے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں' جس طرح دنیا میں کوئی جعلی چیز نہیں چل سکتی (جیسے جعلی نوٹ 'جعلی سکہ' جعلی فوجی' جعلی سپاہی وغیرہ) اسی طرح ان کی یہ چال اور دھوکہ ایک دن کھل کر رہے گا اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ انہوں نے قادیانیوں کو سیاسی پناہ دینے والے ملکوں سے درخواست کی کہ وہ قادیانیوں کو سیاسی پناہ نہ دیں کیونکہ ان پر پاکستان میں کوئی ظلم نہیں ہو رہا' وہ دھوکہ سے سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں۔

پاک محمدی مسجد فرینکفرٹ کے خطیب وامام مولانا احسان الرحمٰن نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک بڑا حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کو دیکھ کر لوگ مسلمان ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہی اخلاق کو اپنایا' خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب افواج کو روانہ فرماتے تو باقاعدہ ہدایت جاری فرماتے کہ سرسبز کھیتیوں کو ویران نہ کرنا' بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا' رہبان ربی پروہت وغیرہ سے مزاحمت نہ کرنا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے' مسلمانوں کو اخلاق و اعمال کے اعتبار سے مضبوط ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا آج دین سے تعلق کمزور ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بہروپیئے پیدا ہو رہے ہیں اور وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا عقلمند کسان وہ ہوتا ہے جو فصل اٹھانے سے پہلے اپنی کھیتی پر محنت کرتا ہے' جھاڑ جھنکار کو نکالتا ہے گوڈی کرتا ہے زہریلے پودے کو اکھاڑ پھینکتا ہے' موذی حشرات الارض پر اسپرے کرتا ہے' یہ سب اس لئے کرتا ہے اصل پیداوار فصل زیادہ سے زیادہ ہو۔ ہمیں بھی دین کی حفاظت کے لئے فتنوں کا خوب مقابلہ کرنا ہو گا۔

جناب طہٰ قریشی نے کہا کہ پاکستان میں الحمدللہ ختم نبوت کے موضوع پر کافی کام ہو چکا ہے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم

امریکہ اور یورپ کے ممالک میں اکابر کی ہدایات کی روشنی کے مطابق کام کو آگے بڑھائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم انٹرنیٹ پر کافی کام کرچکے ہیں یونیورسٹی کے نوجوانوں کو اس طرف آپ حضرات متوجہ کریں کہ وہ انٹرنیٹ کے ذریعہ معلومات حاصل کر کے قادیانیت کا مقابلہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسلمانوں کو منکرین ختم نبوت کی سرگرمیوں سے بچانے کے لئے پہلے ہی کئی زبانوں میں لٹریچر تیار کرچکے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے امیر اور جامع مسجد توحید کے خطیب مولانا قاری مشتاق الرحمٰن نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اس مسجد ہمبرگ کی انتظامیہ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہاں سیرت اور ختم نبوت کانفرنس منعقد کرائی۔ مولانا نے کہا کہ پہلے انبیاً علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہ اعلان کرایا گیا کہ میں اللہ کا نبی ہوں' میں اللہ کا رسول ہوں مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصی اعلان کرایا گیا کہ جہاں میں رسول اور نبی ہوں وہاں میں آخری نبی و رسول بھی ہوں۔ مجھ پر سلسلہ رسالت و نبوت دونوں ختم ہیں۔ میرے بعد قیامت تک کسی کو نہ رسالت کا عہدہ ملے گا نہ نبوت کا منصب کسی کو بخشا جائے گا' میرا لایا ہوا دین قیامت تک رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ دشمن جب اپنے قدموں پر کھڑا نہیں ہوسکتا تو اسے کوئی بیساکھی چاہئے' سہارا چاہئے۔ یہی حال مرزائیوں کا ہے وہ پوری دنیا میں جہاں کہیں بھی ہیں باطل سہارے کے ذریعے کام کررہے ہیں' ان کی اپنی کوئی حقیقت نہیں مجھ سے یہاں دومرتبہ انٹرویو لیا گیا اور سوال کیا گیا کہ آپ کی تنظیم قادیانیوں کے خلاف تشدد پر اکساتی ہے؟ میں نے کہا کہ ہرگز نہیں اسلام انسان تو انسان جانوروں کے حقوق کے تحفظ کا بھی ضامن ہے' جہاں تک اختلاف کی بات ہو تو دلائل سے قائل کرتا ہے اسلام ظلم و جبر' تشدد کا درس نہیں دیتا پوری اسلامی تاریخ اس کی گواہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے انٹرویو لینے والوں سے کہا کہ اس وقت آپ ایئرپورٹ جاکر دیکھیں تو آپ کو کثرت سے مرزائی ملیں گے جو اپنے ملک پاکستان جارہے ہیں' اگر انہیں کوئی تکلیف ہوتی تو ایک بھی مرزائی پاکستان سفر نہ کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسلمانوں کو ان کے دین کی معلومات فراہم کرتے ہیں اور یہ ہر عالم دین کی ڈیوٹی ہے انہوں نے کہا کیونکہ مرزائی مسلمان نہیں ہیں' ان کے عقائد مسلمانوں کے عقائد سے جدا ہیں لہذا مسلمانوں کو ان کے باطل عقائد سے خبردار کیا جانا ضروری ہے اور یہ ہم کررہے ہیں۔

اس کانفرنس کے آخری مقرر مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے اہم پہلو عقیدۂ ختم نبوت ہے اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سب سے زیادہ زور دیا اور واضح کیا کہ میرے بعد کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو اس کو مسترد کردو اس لئے مسلمانوں نے نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج منکرین ختم نبوت یورپ اور امریکہ میں جھوٹے پروپیگنڈہ کر کے سیاسی پناہ اور دنیاوی مفاد حاصل کررہے ہیں اور جب ان کا مستقل ویزا لگ جاتا ہے تو پاکستان آمدورفت شروع کردیتے ہیں۔

عصر تک یہ کانفرنس جاری رہی ہمبرگ شہر کا پاک عالمی مرکز جاں نثاران ختم نبوت سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ یہ کانفرنس تیسری منزل کے وسیع ہال میں ہورہی تھی جبکہ دوسری منزل میں مستورات کے لئے انتظام تھا۔ آخر میں حضرت مولانا احسان الرحمٰن کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ عصر کے بعد علماً کرام اور تمام حاضرین نے ماحضر تناول کیا بعد ازاں دونوں وفد اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔

تمام حاضرین جلسہ نے علماً کرام کو پرتپاک طریقہ سے رخصت کیا اور الوداع کہا سوموار کی رات برسلز بیلجیئم میں قیام رہا سوموار کے دن صبح مولانا منظور احمد الحسینی جناب حاجی عبدالحمید نے ہمراہ لیج شہر پہنچے اس شہر میں جناب قاری محمد یوسف نے ایک جگہ کرایہ پر لے کر مصلی بنایا ہے۔ یہاں پنجگانہ نماز جمعہ کے علاوہ بچوں کی پڑھائی کا انتظام ہے۔ یہاں ظہر کے بعد مختصر سی تقریب تھی جس میں کچھ مقامی احباب جمع ہوئے۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر مختصر خطاب کیا ۴ بجے کے قریب وفد کی برسلز واپسی ہوئی۔ سوموار کی شام جناب ملک محمد افضل کی قیادت میں مولانا منظور احمد الحسینی اور جناب طٰہٰ قریشی کی فرانس روانگی ہوئی۔ فرانس کے مشہور شہر لِٹل دے کے قریبی شہر میں جناب تجمل حسین کے یہاں وفد ٹھہرا۔ رات قیام وہیں رہا۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے ۲۴ / ستمبر فجر کی نماز کے بعد درس قرآن دیا بعد ازاں تقریباً ۱۵ منٹ مجلس ذکر منعقد ہوئی۔ اسی دن وفد ختم نبوت واپس لندن پہنچا۔

☆☆.........☆☆

جرمنی میں انسانوں کی اسمگلنگ کرنیوالے مرزائی کو 9سال قید کی سزا

سہیل حسن بھٹی نے منظم گروہ بنا رکھا تھا جس نے پاکستان سے درجنوں افراد کو جرمنی اور یورپ کے دیگر ممالک میں اسمگل کیا

جرمنی میں گرفتار ہونے والی پاکستان کی فنکارہ دردانہ بٹ کی نشاندہی پر سہیل بھٹی اور اس کے گروہ کے دیگر ارکان کو پکڑا گیا

مجرمانہ سرگرمیوں میں اعانت پر سہیل بھٹی کی بیوی کو بھی ڈھائی سال کی سزا سنائی گئی تاہم دو چھوٹے بچوں کی وجہ سے اسے جلد از جلد ملک چھوڑ جانے کی ہدایت کی گئی

ڈارمسٹاٹ انسانوں کی اسمگلنگ کے جرم میں گزشتہ چار ماہ سے جاری مقدمے کی کارروائی بالآخر مکمل ہو گئی اور جرمنی کے شہر ڈارمسٹاٹ کی عدالت نے جنز ہائم کی غیر ملکیوں کی مشاورتی کونسل کے رکن اور پاکستان ویلفیئر ایسوسی ایشن کے صدر چالیس سالہ پاکستانی سہیل حسن بھٹی کو انسانوں کی اسمگلنگ کے جرم میں نو سال قید کی سزا سنائی ہے۔ سہیل حسن بھٹی پر چھ مقدمات میں فرد جرم عائد کی گئی' اس کی اہلیہ کو بھی شریک جرم قرار دیتے ہوئے ڈھائی سال کی سزا سنائی گئی تاہم دو چھوٹے بچوں کی وجہ سے عدالت نے حکم دیا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو وہ ملک چھوڑ کر چلی جائے۔ اس کی اہلیہ پر ایک الزام یہ بھی ہے کہ اس نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپنے شوہر کی مدد کی اور اس کو اپنے شوہر کی تمام تر کارروائیوں کا علم تھا۔ سہیل حسن بھٹی ۱۹۸۵ء میں لاہور سے جرمنی آیا تھا اس وقت اس کا تعلق جماعت احمدیہ سے تھا اور اسی بنیاد پر اس نے سیاسی پناہ لی تھی' سیاسی پناہ ملنے کے بعد اس نے پاکستانی پاسپورٹ لے لیا تھا اس کا تعلق ایک منظم گروہ سے تھا جس کا سرغنہ حنیف کراچی میں مقیم ہے' مئی ۱۹۹۶ء سے اپریل ۱۹۹۸ء تک وہ ان سرگرمیوں میں ملوث رہا۔

بظاہر اس کام میں کراچی کا محمد حنیف' فرینکفرٹ کا ایک شخص جو پاکستانی ہے اور سہیل بھٹی ملوث تھا اس گروہ نے پاکستان سے درجنوں افراد جرمنی اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں اسمگل کئے اور ہر شخص کے لئے بارہ سے تیرہ ہزار مارک تک لئے جاتے تھے' جسے یہ افراد آپس میں تقسیم کر لیتے تھے ان کے جرائم کی تفصیلات عدالت میں سنائی جانے والی ریکارڈنگز اور حساب کتاب کی ڈائریوں سے سامنے آئی ہیں۔ انھیں جو رقم ملتی تھی اسے ایک اور شخص کی معرفت یا خود سہیل حسن بھٹی پاکستان بھجوا دیتا تھا' پاکستان سے لوگوں کو یا تو دعوت دے کر یا پھر جعلی پاسپورٹوں اور دستاویزات پر منگایا جاتا تھا۔ اس کام میں فرینکفرٹ میں پاکستانی قونصلیٹ کا بدعنوان عملہ مدد کرتا تھا' عموماً لوگوں کو دبئی' پیرس یا ایمسٹرڈیم کے راستے لایا جاتا تھا واضح رہے کہ پچھلے دنوں ٹی وی کی معروف فنکارہ دردانہ بٹ کو پانچ لڑکیوں کی اسمگلنگ کے واقعے میں گرفتار کیا گیا تھا ان کی گرفتاری کے بعد اور ان کی نشاندہی پر سہیل حسن بھٹی اور گروہ کے دیگر افراد کو پکڑا گیا تھا کہا جاتا ہے کہ دردانہ بٹ کے کراچی میں ہالینڈ کے سفارتی دفتر سے اچھے تعلقات تھے اور انہوں نے ویزا دلوانے میں مدد کی تھی۔ بہرحال دردانہ بٹ واپس چلی گئیں اور اس گروپ پر مقدمہ چلتا رہا ادھر غیر ملکیوں کی مشاورتی کونسل کا نائب صدر ہونے کی وجہ سے اس کے جرمن حلقوں سے اچھے تعلقات تھے اور وہ کام کروالیا کرتا تھا اور سیاسی پناہ گزینوں کے کاغذات وغیرہ ہوا لیتا تھا۔ مقدمے کی کارروائی کے دوران یہ الزام بھی سامنے آیا کہ سہیل حسن بھٹی نے جعلی ناموں سے دو فلیٹ کرائے پر لے کر وہاں ٹیلیفون لگوائے جن سے وہ کم نرخوں پر فون کی سہولت فراہم کرتا تھا' اس طرح محکمہ ٹیلیفون کو ہزاروں مارک کا نقصان پہنچایا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران سہیل حسن بھٹی کا مؤقف یہ رہا کہ وہ اس طرح انسانوں کی خدمت کر رہا تھا' اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ کراچی میں محمد حنیف کی طرف سے اسے جان کا خطرہ تھا۔ عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ تم غیر ملکیوں اور پاکستانی قوم پر بدنما داغ ہو تم کو خود پر شرم آنی چاہئے اور تمہاری حرکتوں سے ان لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے جو غیر ملکیوں کے خلاف ہیں خبر ایجنسیوں کی اطلاع کے مطابق سہیل حسن بھٹی اس فیصلے کے خلاف اپیل کا ارادہ رکھتا ہے۔

(ڈیلی "جنگ لندن" ۲۳/جولائی ۹۹ء)

☆☆......☆..........☆☆

مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹ

خود اس کی تحریرات کی روشنی میں

کسی شخص کا اپنی بات میں جھوٹا ہونا ایسی برائی ہے جس کے برے ہونے پر ساری دنیا متفق ہے۔ جھوٹ بولنے والا شخص کسی بھی معاشرہ میں کبھی بھی باعزت مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم میں جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کا اعلان کیا گیا ہے (آل عمران ۶۱) خود مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے ﴿جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں﴾ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۶ وروحانی خزائن ۲۲/ ۴۵۹) اور ایک جگہ لکھا ہے ﴿جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں﴾ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۹ وروحانی خزائن ۱۷/ ۵۶) ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض وہ تحریرات نقل کی جارہی ہیں جو قطعاً خلاف واقعہ اور من گھڑت ہیں' انہیں پڑھ کر قارئین باسانی یقین کرلیں گے کہ ایسا جھوٹا شخص نبی یا ولی تو کیا ہو تا شریف لوگوں کے زمرہ میں بھی داخل کرنے کے لائق نہیں ہے۔

!!!...... ﴿اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں﴾ (تحفۃ الندوہ ص ۵ روحانی خزائن ۱۹/ ۹۸)

☆...... یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے' ساری دنیا کے مرزائی مل کر بھی قیامت تک قرآن کریم کی کوئی ایسی آیت نہیں دکھا سکتے جس کا ترجمہ یہ ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی ﴿ابن مریم﴾ ہے اس تحریر میں خود مرزا غلام احمد نے اپنے جھوٹے ہونے کا صاف اعلان کر دیا ہے۔

!!!...... ﴿تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ' مدینہ اور قادیان﴾ (ازالہ اوہام ص ۷۷ روحانی خزائن ۳/ ۱۴۰)

☆...... قرآن کریم پڑھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ ﴿قادیان﴾ نام کے کسی شہر کا ذکر قرآن کریم میں کسی جگہ نہیں ہے' یہ قرآن پر افترا اور بہتان ہے۔

!!!...... ﴿تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے﴾ (لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن ۲۰/ ۲۰۷)

☆...... جھوٹ بالکل جھوٹ! قرآن کریم' کتب سماویہ اور تمام انبیا کرام علیہم السلام پر صریح بہتان عظیم ہے' کسی بھی نبی سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔

!!!...... ﴿بہت سے اہل کشف نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر خبر دی تھی کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا اور یہ پیش گوئی اگرچہ قرآن شریف میں صرف اجمالی طور پر پائی جاتی ہے مگر احادیث کی رو سے اس قدر تواتر تک پہنچی ہے کہ جس کذب عندالعقل ممتنع ہے۔﴾ (کتاب البریہ حاشیہ' روحانی خزائن ۱۳/ ۲۰۵'۲۰۶)

☆...... العیاذ باللہ! جھوٹ کی بھی انتہا ہو گی' حدیث متواتر تو کجا کسی حدیث صحیح میں بھی چودھویں صدی میں ﴿مسیح موعود﴾ کے آنے کی کوئی خبر موجود نہیں ہے مگر دیکھئے کیسی بے شرمی سے جھوٹ بولا گیا۔

!!!...... ﴿کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔﴾ (ایام الصلح روحانی خزائن ۱۴/ ۳۹۴)

☆...... سچ ہے ﴿دروغ گو را حافظہ نباشد﴾ (جھوٹوں کو اپنی باتیں یاد نہیں رہتیں) ہم کیا ثابت کریں خود مرزا غلام احمد نے اپنے قلم سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انہوں نے فضل الٰہی نامی ایک شخص سے قرآن کا سبق نہیں بلکہ اسباق پڑھے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے فرماتے ہیں ﴿جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔﴾ (کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۲۸ خزائن ۱۳/ ۱۷۹)

نمونے کے طور پر مرزا قادیانی کے چند جھوٹے پیش کئے گئے' ورنہ اس کی تحریروں میں بے شمار جھوٹ موجود ہیں

اب آپ فیصلہ خود کریں کہ!

کیا ایسا جھوٹا شخص نبی اور رسول ہو سکتا ہے؟ اور کیا اس کو نبی اور رسول ماننے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟

تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد

مسلم کالونی چناب نگر میں سالانہ

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

رد قادیانیت و عیسائیت کورس

14 نومبر تا 7 دسمبر 1999ء مطابق 5 تا 28 شعبان 1420ھ

اساتذہ کرام

- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
- حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب
- حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
- صاحبزادہ طارق محمود صاحب
- حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
- حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب
- حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
- حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود
- حضرت مولانا خدا بخش صاحب
- حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
- حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب
- جناب الحاج اشتیاق احمد صاحب
- جناب محمد متین خالد صاحب
- جناب محمد طاہر رزاق صاحب

• کورس میں داخلہ درجہ رابعہ سے فارغ اور میٹرک پاس طلبا کو دیا جائے گا۔ • ملازمین اور تجارت پیشہ حضرات بھی تشریف لا سکتے ہیں • شرکاء موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ ناشتہ، کھانا، کاغذ، قلم ادارہ فراہم کرے گا۔ • درخواست سادہ کاغذ پر آج ہی بھجوا دیں۔ طلبا سالانہ امتحان سے فارغ ہوتے ہی مسلم کالونی تشریف لا سکتے ہیں۔

شعبہ دار المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: 122 ...